عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ ۔ ۵ تا ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۲۰۰۱ء ۔ شمارہ نمبر ۲۵

مرزا غلام احمد قادیانی کے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر دس افترا

مختار بن ابو عبید ثقفی
دعوئے نبوّت سے انجام تک

تو کائنات حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

یورپ کی فضاؤں میں فتح اسلام کا دلکش نظارہ

مناظرۂ کولن جرمنی

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس عمر میں نازل ہوں گے:

س:...... ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ حدیث کی روشنی میں بیان کریں کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں پیدا ہوں گے یا پھر اس عمر میں تشریف لائیں گے جس عمر میں آپ کو آسمان پر اللہ تعالیٰ نے اٹھایا؟ میں ایک مرتبہ پھر آپ سے گزارش کروں گا کہ جواب ضرور دیں اس طرح ہوسکتا ہے کہ آپ کی اس کاوش سے چند قادیانی اپنا عقیدہ درست کرلیں۔ یہ ایک قسم کا جہاد ہے آپ کی تحریر ہمارے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔

ج:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اسی عمر میں نازل ہوں گے۔ ان کا آسمان پر قیام ان کی صحت اور عمر پر اثر انداز نہیں۔ جس طرح اہل جنت، جنت میں سدا جوان رہیں گے اور وہاں کی آب و ہوا ان کی صحت اور عمر کو متاثر نہیں کرے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاں اس وقت قیام فرما ہیں وہاں زمین کے نہیں آسمان کے قوانین جاری ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:

''تیرے رب کا ایک دن تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔''

اس قانون آسمانی کے مطابق ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہاں سے گئے ہوئے دو دن بھی نہیں گزرے۔ آپ غور فرما سکتے ہیں کہ صرف دو دن کے انسان کی صحت و عمر میں کیا کوئی نمایاں تبدیلی رونما ہوجاتی ہے؟

مشکل یہ ہے کہ ہم معاملات الٰہیہ کو بھی اپنی عقل و فہم اور مشاہدہ و تجربہ کے ترازو میں تولنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ایک مومن کے لئے فرمودہ خدا اور رسول سے بڑھ کر یقین و ایمان کی کونسی بات ہوسکتی ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ پیدا ہونے کا سوال تو جب پیدا ہوتا کہ وہ مر چکے ہوتے۔ زندہ تو دوبارہ پیدا نہیں ہوا کرتا، اور پھر کسی مرے ہوئے شخص کا کسی اور قالب میں دوبارہ جنم لینا تو ''آواگون'' ہے جس کے ہندو قائل ہیں۔ کسی مدعی اسلام کا یہ دعویٰ ہی غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت نے اس کے قالب میں دوبارہ جنم لیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت نبی کے تشریف لائیں گے یا بحیثیت امتی کے:

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت نبی تشریف لائیں گے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے۔ اگر آپ بحیثیت نبی تشریف لائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے ہوئے؟

ج:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بدستور نبی ہوں گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ان کی شریعت منسوخ ہوگئی اور ان کی نبوت کا دور ختم ہوگیا۔ اس لئے جب وہ تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔ ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے خلاف نہیں کیونکہ نبی آخرالزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی ہے۔

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے متعلق قرآن خاموش ہے:

س:...... زید یہ اعتقاد رکھے اور بیان کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا وفات دیئے جانے کے بارے میں قرآن پاک خاموش ہے۔ جیسا کہ زید کی یہ عبارت ہے:

''قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمان پر کہیں لے گیا اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اس لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات۔''

تو زید جو یہ بیان کرتا ہے، آیا اس بیان کی بنا پر مسلمان کہلائے گا یا کافر، وضاحت فرمائیں؟

ج:...... جو عبارت سوال میں نقل کی گئی ہے۔ یہ مودودی صاحب کی تفہیم القرآن کی ہے، بعد کے ایڈیشنوں میں اس کی اصلاح کردی گئی ہے۔ اس لئے اس پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا البتہ گمراہ کن غلطی قرار دیا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی تصریح: ''بل رفعہ اللہ الیہ'' اور ''انی متوفیک ورافعک الی'' میں موجود ہے۔ چنانچہ تمام ائمہ تفسیر اس پر متفق ہیں کہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو ذکر فرمایا ہے اور رفع جسمانی پر احادیث متواترہ موجود ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کو احادیث متواترہ اور امت کے اجماعی عقیدہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ آیات رفع جسمانی میں قطعی دلالت کرتی ہیں اور یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی تصریح نہیں کرتا۔

☆☆......☆......☆......☆☆

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

۲۵ تا ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۲۰۰۱ء

جلد : ۱۹ شمارہ : ۴۵

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت :

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر : محمد انور، ناظم مالیات : جمال عبدالناصر
قانونی مشیران : حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین : محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ : محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ممالک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ : ۲۵۰ روپے
ششماہی : ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۵۹۰
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

- اداریہ (ادارہ) 4
- شہید مدینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ...... (حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی) 6
- یورپ کی تو انائیوں میں فتح اسلام کا دلکش نظارہ، مناظرہ کولن، جرمنی ...... (مولانا مشتاق الرحمٰن) 9
- مرزا غلام احمد قادیانی کے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر بس افتراء ...... (سید محمد الطاف ہاشمی) 13
- مختاری، عہد ثقفی، دعوائے نبوت سے انجام تک ...... (جناب نثار احمد خان فتحی) 15
- لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف ...... (مولانا ظہور احمد بگوی) 18
- اخبار ختم نبوت 24
- تو کا کنات، حسن ہے یا حسن کائنات ...... (اعظم چشتی) 27

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسمان کیوں نہ ٹوٹا .... زمین کیوں نہ شق ہوئی!

پیر طریقت نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کے گھر پر پولیس کا ناجائز چھاپہ اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنے کی جسارت۔

یہ سن کر آپ حیران ہوں گے کہ، پنجاب پولیس کے درندہ صفت ہاتھ اور مسموم ذہن اولیاً اللہ کے گھروں تک پہنچ گئے، اب قیامت نہ کس گھڑی کا انتظار ہوگا، ماضی کے حکمران جو جسارت نہ کر سکے وہ جسارت فوجی دور حکومت میں کر لی گئی ہے۔ خشک سالی، قحط اور دیگر عذابوں کی تنبیہ نے ہمارے حکمرانوں کی آنکھیں نہ کھولیں اور نہ پولیس کو اپنے کرتوتوں سے باز رکھا۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب جب قوم، حکمران، انتظامیہ اور ملک کا بچہ بچہ یوم پاکستان منانے کی تیاری کر رہا تھا' لاہور' اسلام آباد' کراچی اور دیگر شہروں کی سڑکوں پر پاکستانی افواج کے جذبہ جہاد اور دینی غیرت کا مظاہرہ کرنے کیلئے دستے رواں دواں تھے، پوری قوم کی نگاہیں اپنے نوجوانوں پر مرکوز تھیں، وہ نوجوان جو ملک وملت کی جان مال عزت و آبرو اور ملکی سرحدوں کے محافظ ہیں، ان سے ہمیں اس طرح کی کاروائی کی توقع نہیں تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر اعلیٰ، حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز، پاکستان کے علماً کرام کے روحانی رہنما، استحکام پاکستان اور بقأ پاکستان کی ضمانت، حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم کے گھر کو چاروں طرف سے محاصرہ کر کے حضرت دامت برکاتہم کی عدم موجودگی میں ان کے صاحبزادہ سید انیس الحسن زیدی کو حراست میں لے لیا گیا اور چار گھنٹہ کھڑا کر کے ان کو ذہنی اذیت دے کر ان کی بیماری میں اضافہ کیا گیا، اسی دوران حضرت دامت برکاتہم اپنے ایک مہمان کے ساتھ گھر تشریف لائے تو مذکورہ واقعہ سے حیران ہوئے کہ پولیس نے کیوں چھاپہ مارا اور مہمان بھی حیران ہوئے کہ پاکستان میں بزرگ ہستیوں اور محب وطن بزرگوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے، رات کے دو بجے تک مسلسل پانچ گھنٹے اذیت میں رکھ کر آخر پولیس

کے کیا عزائم ومقاصد تھے؟

جناب صدر صاحب! چیف ایگزیکٹو صاحب، گورنر صاحب پنجاب، کور کمانڈر لاہور جنرل عزیز صاحب، آئی جی صاحب پنجاب اور ڈی آئی جی لاہور! کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ پاکستان کی اس بزرگ ترین اور محب وطن ہستی کے ساتھ یہ معاملہ کیوں پیش آیا؟ پولیس کو اتنے اختیارات کس نے دیئے کہ وہ چار دیواری کے تقدس کو پامال کرے؟ کیا اس سے باز پرس کرنے والا کوئی نہیں، کیا حکمرانوں کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہے؟ صدر پاکستان! اس واقعہ کے بعد آپ کو کرسی صدارت پر رہنے کا کیا حق ہے؟ چیف ایگزیکٹو صاحب! اس واقعہ کے بعد بھی آپ پاکستان کے مسلمانوں کی حفاظت کی ذمہ داری لے سکتے ہیں؟ گورنر صاحب! کور کمانڈر صاحب! اس واقعہ کے بعد بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس صوبہ کے حکمران ہیں؟ اگر کوئی مہذب ملک ہوتا تو صدر پاکستان سے لے کر ڈی آئی جی تک اپنے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے چکے ہوتے، لیکن صدر صاحب! چیف ایگزیکٹو صاحب! گورنر پنجاب صاحب! آئی جی صاحب پنجاب! ڈی آئی جی صاحب لاہور! یاد رکھیں کہ ایک بہت بڑی عدالت کے سامنے جواب دے ہونا ہے، جہاں آپ کا کوئی عذر پیش نہیں ہو سکے گا، اس وقت مظلوم کا ہاتھ ہوگا اور آپ کا گریبان، اس وقت سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ آپ ان ذمہ داروں کو جنہوں نے درجہ بالا معاملہ کیا ہے فوری طور پر معطل کریں اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں اور انہیں قرار واقعی سزا دیں۔ قبل اس کے کہ آسمان سے خدا کا عذاب نازل ہو اور سرزمین پاکستان آپ پر تنگ کر دی جائے'' پاکستان کے حکمرانو! کئے گئے اس جرم عظیم کا ازالہ کر کے بہی خواہان ملک وملت کی دینی غیرت وحمیت کو مزید نہ آزمائیں اور اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں''۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ.......... (ادارہ)

تحریر: حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی

شہیدِ مدینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

نام: عمر، کنیت: ابوحفص، لقب: فاروق آٹھویں پشت میں سلسلۂ نسب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر ملتا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خاندان عرب میں معزز سمجھا جاتا ہے، قریش کی سفارت اور ان کے باہمی جھگڑوں میں ثالثی کی خدمات یہی خاندان سرانجام دیتا تھا۔

حضرت عمرؓ کی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بارہ برس بعد ہوئی، وہ آپ سپہ گری اور فن خطابت کے ماہر تھے، آپ کی جرأت و شجاعت کی دھاک سارے عرب میں بیٹھ گئی تھی، دور بینی، وسیع النظری اور مردم شناسی کے اوصاف بدرجہ اتم آپ میں موجود تھے۔

ستائیس سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کے قبول اسلام کے پس منظر میں دعائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت کا راز پنہاں تھا۔ یہ وہ دور تھا جب ابتدائے اسلام میں مسلمان کمزور اور کفار منہ زور تھے، مسلمان کم اور کفار زیادہ تھے، جو ایمان قبول کرنے والوں پر بے پناہ ظلم و ستم کیا جاتا تھا اس وقت مکہ میں جن دو افراد کی دہشت تھی ان میں ایک ابوجہل کا نام لیڈری کی وجہ سے نمایاں تھا اور دوسرا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو اپنی بہادری اور جرأت کی وجہ سے نمایاں تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا غلاف پکڑ کر دعا فرمائی

''اے اللہ! عمر بن ہشام یا عمر بن خطابؓ کے ذریعہ اسلام کو عزت عطا فرما۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول فرمائی، اس لئے آپ کو ''دعائے پیغمبرؐ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

قبول اسلام کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ وہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں جچ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر ان کے لئے ایسے فضائل و مناقب و اوصاف بیان فرمائے جو فی الحقیقت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے دنیا و آخرت کا عظیم سرمایہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سابقہ امتوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کو الہام کیا جاتا تھا میری امت میں وہ شخصیت عمرؓ ہے۔''

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمرؓ! بخدا شیطان تم کو دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری فرمایا ہے، جب وہ بولتے ہیں تو گویا حق بولتے ہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ کو ناراض مت کرو اس میں محتاط رہو، عمرؓ کی ناراضگی اللہ کے غضب کو ابھارتی ہے۔''

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں پر میں نے ایک محل دیکھا جس کے اندر سے آوازیں آرہی تھیں، میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ محل عمرؓ کا ہے، میرا جی چاہا کہ اس میں داخل ہو جاؤں، مگر پھر عمرؓ کی غیرت یاد آگئی، یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے حمیت ہوتی، جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ سے محبت تھی، اسی طرح حضرت عمرؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی۔

حضرت عمرؓ جمال نبوت کے شیدائی تھے، ان کو اس راہ میں جان و مال، عزت و آبرو، اولاد، عزیز و اقارب کی قربانی سے بھی دریغ نہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عمرؓ کی محبت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا، تو حضرت عمرؓ کو کسی طرح یقین نہیں آتا تھا آپ تلوار لے کر مسجد نبوی میں پھرتے ہوئے شیر کی طرح گرج گرج کر یہ فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، میں اس کی گردن اڑا دوں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب بھی حضرت عمرؓ کو عہد رسالت یاد آجاتا تو رقت طاری ہو جاتی اور روتے روتے بے تاب ہو جاتے۔

ذاتی اوصاف و کمالات کے علاوہ مسلمانوں کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فاروق اعظم نے جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حضرت عمرؓ تاریخ انسانی کے وہ بے مثال خلیفہ اور حکمران تھے کہ انبیا کرام کے علاوہ کسی حکمران کو ان کے مقابلہ میں نہیں

ختم نبوۃ

دیکھا جاسکتا۔

حضرت عمرؓ کی خدمات، ان کی اصلاحات، ان کی فتوحات، ان کا انداز حکمرانی، ان کا عدل و انصاف، ان کا نظام احتساب، الغرض ہر چیز بے مثال تھی۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے بیت المال کا نظام قائم کیا، سب سے پہلے عدالتیں اور قاضی انہوں نے مقرر کئے، اسلامی تاریخ اور سن انہوں نے قائم کیا، جو آج تک جاری ہے، مقبوضہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا اور کئی شہر، کوفہ، بصرہ، میزہ، فسطاط اور موصل انہوں نے آباد کرائے۔ سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب انہوں نے اختیار کیا، فوج کا نظام، فوج کی تنخواہیں، فوج کی رہائش کے لئے (چھاؤنیوں کا قیام)، دینی مدارس، مساجد کا نظام، پولیس کا محکمہ، ڈاک کا نظام، مردم شماری، زمینوں کی تقسیم اور پیمائش، مسافر خانے، شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے، بچوں کے وظائف، معلمین، اماموں اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔ قرآن مجید کی اشاعت کا کام، مساجد میں روشنی کا انتظام وغیرہ اس قسم کے سارے ضروری کام سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں شروع فرمائے بعد میں سب نے ان کے نقش قدم کو اپنایا ہے۔

حضرت عمرؓ کی فتوحات پر بھی اگر نظر ڈالی جائے تو عقل حیران رہ جاتی ہے اور تاریخ ان کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ حضرت عمرؓ کے دس سال چھ ماہ کے عرصہ خلافت میں ۲۲۵۱۰۳۰ مربع میل علاقہ فتح ہوا، جن میں بڑے بڑے ملک اور شہر شامل ہیں مثلاً شام، مصر، عراق، کرمان، خراسان، آرمینہ، آذربیجان، مکران اور فارس وغیرہ آپ کے دور خلافت میں فتح ہوئے۔ اور ان فتوحات کے موقع پر کبھی بھی سر مو انصاف سے تجاوز نہیں کیا گیا، ایک درخت کو کاٹنے کی اجازت تک نہ تھی، بچوں، بوڑھوں، عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ تھی، فوجی افسروں کو اس سلسلہ میں تاکیدی احکامات دیئے جاتے تھے کہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہونے پائے، حضرت عمرؓ کا انداز حکمرانی بھی بے مثال تھا کیونکہ خلافت کو وہ پھولوں کی سیج کی بجائے کانٹوں کا بستر سمجھتے تھے، احساس ذمہ داری نے ان کی راتوں کی نیند اڑادی تھی، نہ دن کو آرام تھا، نہ رات کو سکون، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ کے قاصد نے اسکندریہ کی فتح کی خبر مدینہ طیبہ میں آنے کے کچھ دیر بعد سنائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ آتے ہی مجھے کیوں نہ ملے، قاصد نے جواب دیا کہ میں اس وقت مدینہ طیبہ آیا، جب لوگوں کے آرام کا وقت تھا، میں نے سوچا آپ آرام فرمارہے ہوں گے، اس لئے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے غلط خیال کیا، اگر دن کو میں سو جاؤں گا تو رعایا کا نقصان ہوگا، اور اگر رات کو سو جاؤں گا تو اپنا نقصان ہوگا، اب بتاؤ کہ میں ان دونوں اوقات میں کیسے سو سکتا ہوں؟

شہادت:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب دنیا کے سامنے اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی طور پر قائم کر چکے تو ان کی زندگی کی ایسی شام ہوئی کہ جس پر ہزاروں روشن صبحیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ حضرت عمرؓ ہمیشہ دعا مانگا کرتے کہ:

''اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما، اپنے راستہ میں اور موت دے اپنے رسولؐ کے شہر میں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں دعائیں اسی طرح قبول فرمائیں کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابولولو فیروز جو نیاوند کا رہنے والا تھا، وہ ایک دن بازار میں حضرت عمرؓ سے ملا اور کہنے لگا: میرے آقا نے میری برداشت سے زیادہ مجھ پر محصول مقرر کر رکھا ہے، آپ کم کرادیجئے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کتنا محصول ہے؟ اس نے کہا دو درہم یومیہ، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین پیشے تمہارے ہاتھ میں ہیں، اس کے باوجود بھی تم شکایت کرتے ہو، میرے خیال میں دو درہم محصول تمہارے پیشوں کے اعتبار سے تو زیادہ نہیں۔ دوران گفتگو حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے تم چکیاں بنانا جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے ایک چکی بنادو گے؟ اس نے کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو آپ کے لئے ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ جس کی شہرت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ واپس جانے لگا تو حضرت عمرؓ کی نگاہیں دور دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ:

''اس غلام نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔''

چنانچہ ایک دن حسب معمول حضرت عمرؓ نماز فجر پڑھانے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لائے صفیں سیدھی کرا کر نماز کی نیت باندھ لی، اچانک ابو لولو جو نمازیوں میں شامل تھا ایک زہر آلود دو دھاری خنجر لے کر آگے بڑھا اور نہایت پھرتی سے حضرت عمرؓ پر چھ وار کئے، حضرت عمرؓ اسی وقت زمین پر زخمی ہو کر گر پڑے، یہ حملہ اتنی تیزی سے اور اچانک ہوا کہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے، بعض لوگ قاتل کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو اس نے دائیں بائیں خنجر چلانا شروع کر دیا، جس سے تیرہ آدمی زخمی ہوئے۔ آخر ایک شخص نے اس پر کمبل ڈال کر اس کو قابو کر لیا جب قاتل کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ اب کسی صورت بچ نہیں سکتا تو اس نے خودکشی کر لی، جب لوگ حضرت عمرؓ کی طرف آئے تو دیکھا کہ آپ کے خون سے زمین سرخ ہو رہی ہے، لوگوں نے آپ کی مرہم پٹی کرنے کا ارادہ کیا لیکن آپؓ نے ہاتھ کے اشارے سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ کیا تم میں عبدالرحمن بن عوفؓ موجود ہیں؟ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ لوگوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ امیر المومنین میں حاضر ہوں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آگے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز پڑھاؤ، حضرت عمرؓ نے بھی زخمی حالت میں عبدالرحمن ابن عوفؓ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز سے فراغت کے بعد آپ نے سوال کیا کہ میرا قاتل کون ہے؟ لوگوں کے بتانے پر جب قاتل اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی

ختم نبوۃ

مسلمان نہیں ہے۔ جب لوگ آپ کو مسجد سے اٹھا کر لے آئے تو طبیب آیا، اس نے دوا وغیرہ پلائی جو زخموں کے راستے سے باہر آ گئی تو آپ کو یقین ہو گیا کہ اب دوا کی بجائے شہادت کی دعا اپنا کام کر رہی ہے اور دنیا سے رخصتی کا وقت آ گیا ہے تو آپ نے اپنے فرزند کے ذریعہ ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں روضہ رسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کرنے کی اجازت دے دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت عمر کا یہ پیغام سن کر فرماتی ہیں کہ یہ جگہ میں نے رکھی تو اپنے لئے تھی لیکن میں اسے عمر کے لئے قربان کرتی ہوں اور یہاں تدفین کی اجازت دیتی ہوں۔ حضرت عمر حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے لیکن اپنے فرزند حضرت عبداللہ کو بلا کر فرمایا کہ ممکن ہے ام المومنینؓ نے میری خلافت کے اثر یا تکلف سے یہ اجازت دی ہو، اس لئے میری وفات کے بعد مجھے غسل اور کفن دے کر میرا جنازہ ان کے دروازہ پر لے جانا اور ام المومنینؓ سے کہنا کہ عمرؓ اجازت مانگتا ہے، اگر اجازت مل جائے تو مجھے وہاں دفن کرنا ورنہ جنت البقیع میں لے جانا۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ والد کی وصیت کے مطابق ہم نے جنازہ لے جا کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دروازہ پر رکھ دیا اور اجازت مانگی، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خوشی سے اجازت دے دی، اس طرح مراد رسول، شہید مدینہ، فاروق اعظمؓ کو پیغمبر اسلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کو دیکھ کر فرمایا کہ: ''دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص تھا جو اس کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔''

حضرت سعید ابن زیدؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر روتے ہوئے فرمایا کہ: ''آج میں اسلام پر روتا ہوں، عمرؓ کی موت نے اسلام کی عمارت میں ایسی دراڑ ڈال دی ہے جو قیامت تک نہیں بھری جا سکتی۔''

●●

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS

عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

HB

HB
TRUSTABLE
MARK

HB
Hameed Bros Jewellers
3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3
فون 515551-5675454
فیکس: 5671503
حمید برادرز جیولرز
HB
HB
3 موہن ٹیرس 'نزد جلال دین' شاہراہ عراق 'صدر کراچی

ختم نبوۃ

یورپ کی فضاؤں میں فتح اسلام کا دلکش نظارہ

مناظرہ کولن جرمنی

حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن، جرمنی

محترم مہتاب خان صاحب

السلام علیکم!

افتخار کی داستان خود اس کی تحریر میں برائے اشاعت روانہ ہے:

ہفت روزہ نیشن لندن

مکرمی!

السلام علیکم!

آپ کی وساطت سے ایک خط جماعت قادیانیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی خدمت میں ارسال کرنا چاہتا ہوں، اگر مناسب سمجھیں تو کالم ''آپ کی رائے'' میں بھی جگہ دے سکتے ہیں، شکریہ

محترم مرزا طاہر احمد صاحب!

(امام جماعت قادیانیہ)

آداب!

متعدد بار آپ کی طرف سے کروڑوں نئے قادیانی ہونے کے اعلانات ہوتے رہے، آخری بار آپ نے چار کروڑ کی تعداد بتادی۔ خاکسار لکھنے سے قبل اپنا تعارف کروادے۔ میں پیدائشی قادیانی تھا، جماعت قادیانی کولون جرمنی میں متعدد اہم عہدوں پر فائز رہا ہوں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ اسسٹنٹ نیشنل سیکریٹری جائیداد

☆ اسسٹنٹ نیشنل سیکریٹری ایم ٹی اے

☆ معاون ہومیو پیتھک ڈسپنسری کولون

☆ زعیم انصار اللہ جماعت کولون

☆ ناظم اعلیٰ تربیتی سالانہ کلاس

☆ جنرل سیکریٹری جماعت کولون

یہ عہدے گزشتہ سال تک میرے پاس تھے اور جماعت کی ہر سانس کے میں قریب تھا۔

جماعت جرمنی میں گزشتہ چند سالوں سے نئے قادیانی ہونے کا شور پوری دنیا میں سنا جارہا ہے اور بعض اوقات اعلانات سن کر باہر کی دنیا والے یہ سمجھتے تھے کہ شاید چند سال بعد پورا جرمنی ہی قادیانی ہورہا ہے۔ مگر میرے محترم یہ سب ڈھونگ تھا جھوٹ تھا اور ایک تماشا تھا، لاکھوں کی تعداد پر نعرہ تکبیر کی صدائیں جب بلند ہورہی تھیں تو میرے جیسے کئی احباب یہ پوچھتے تھے کہ یہ نئے قادیانی کس عینک یا دوربین سے نظر آتے ہیں؟ مگر جواب کچھ اور ہی ملتا تھا۔

مشنری انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب سے ایک عاملہ کی میٹنگ میں خاکسار نے سوال کیا کہ آپ قسم کھا کر بتائیں یا صرف اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ بتادیں کہ یہ جو بیعتیں ہورہی ہیں سچ ہیں تو ان کا جواب تھا کہ: ''اس کا جواب خلیفہ وقت ہی دے سکتے ہیں''

اس وقت کے سیکریٹری تبلیغ (نیشنل) نے ان لاکھوں افراد کو قادیانی ماننے سے انکار کردیا تھا، نتیجتاً ان کا عہدہ تبدیل کردیا گیا، کولون ریجن میں ہزاروں کی تعداد میں نئے قادیانی بنائے ہیں وہ بھی اس لئے کہ وہ مسجد کے ہی ایک حصہ میں بغیر کرایہ کے رہائش پذیر تھے؟

محترم مرزا صاحب! میں گزشتہ اکیس سال سے جرمنی میں ہوں مجھے وہ لاکھوں قادیانی نظر نہیں آرہے جن کو تعداد میں ڈال کر آپ نے چار کروڑ کا اعلان کیا ہے بلکہ ایک سابقہ قادیانی سے مباہلہ بھی کیا ہے اور لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھا ہے۔

جرمنی کا ہر فرد جانتا ہے کہ یہاں پر وہ تعداد ہرگز ہرگز نہیں ہے جو آپ نے شامل کرکے چار کروڑ بتائی ہے تو اس لحاظ سے آپ نے پوری جماعت قادیانیہ پر لعنت ڈال دی ہے۔

پاکستان میں کہا جارہا ہے کہ پورا جرمنی قادیانی ہورہا ہے؟، جرمنی میں کہا جارہا ہے کہ پورا انڈیا قادیانی ہونے والا ہے؟، انڈیا میں بتایا جارہا ہے کہ افریقہ سارا قادیانی ہونے والا ہے، اسی طرح جھوٹ کو اس حد تک بڑھایا جارہا ہے کہ خود دنیا میں تماشا بنتے جارہے ہیں۔

میرے محترم! زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، معلوم نہیں کب خدا کا بلاوا آجائے اس لئے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے، اس جھوٹ کو واپس لیں، آپ کو دنیا میں زیادہ قادیانی بنانے کا کوئی انعام نہیں دے گا، البتہ جھوٹ کا عذاب ضرور راہ پر جاکر بھگتنا پڑے گا، جماعتی طریقہ کار کو سامنے رکھ کر ایک انکوائری کمیشن بنالیں اور ان ممالک کے تمام امراء کو سزا دے دیں، جو اس جھوٹ کا سبب بنے ہیں۔ یہ ایسا سفید جھوٹ ہے جو ہر ایک کو نظر آرہا ہے، میری پوری زندگی جماعت قادیانیہ میں گزری ہے، جس جس طرح یہ جھوٹ بولے گئے ہیں ان کی حقیقت سے ہر قادیانی واقف ہے، اگر آپ ان جھوٹوں پر بضد رہے تو ہمیشہ ان کا حساب آپ کو دینا ہوگا، اگر پھر بھی جرمنی میں ہونے والے لاکھوں نئے قادیانی آپ ڈال کر چار کروڑ بنارہے ہیں تو پھر مجھے کسی بددعا کا ڈر نہیں۔

''میں خدا کو حاضر وناظر جان کر اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جرمنی میں جو لاکھوں قادیانی (نئے)

ختم نبوة

بتائے جارہے ہیں وہ ایک جھوٹ تھا اور فراڈ تھا۔ بانی جماعت قادیانیہ نے جو دس شرائط نئے بیعت کرنے والے کے لئے رکھی تھیں وہ ان کو پورا کرنے والے نہیں تھے اگر آپ اب بھی انہیں (قادیانی) مانتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اگر کسی میں ہمت ہے تو جواباً یہی کہے۔''

(افتخار احمد)

جرمنی میں چند سالوں سے جو بیعتوں کا تماشا ہوا تھا وہ گاہے بگاہے میں اخبار کے ذریعہ لکھتا رہوں گا، انشاء اللہ۔

افتخار احمد، کولون جرمنی
(سابق قادیانی)

ایڈیٹر کی ڈاک (نقطہ نظر)
روزنامہ جنگ

چند روز قبل لندن کے ایک اخبار میں محترم رشید احمد چوہدری صاحب کی تحریر عشق الٰہی اور عشق محمدؐ کے عنوان سے پڑھی۔ وہ جماعت قادیانیہ کے ترجمان ہیں اور ان کی تحریر یہ بتارہی ہے کہ عشق الٰہی اور عشق محمدؐ میں جماعت قادیانیہ رنگی ہوئی ہے۔ جس طرح حضرت محمدؐ کی پہچان قرآن مجید ہے، اسی طرح مرزا غلام احمد کی تحریریں ان کی پہچان بنیں۔ یہاں خاکسار مرزا غلام احمد کی چند تحریریں انہی کی کتاب سے نقل کررہا ہے۔ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں:

☆ ...... ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے، اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''
(نجم الہدیٰ ص ۵۳، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۵۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆ ... ترجمہ: ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆ ...... ''اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔''
(انوار الاسلام ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۳۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆ ...... ''پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔'' (چشمہ معرفت ص ۱۰۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆ ...... ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (البریہ ص ۸۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۱۰۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆ ...... ''میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ہوں (یعنی بروزی طور پر)، جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے۔'' (حقیقت الوحی صفحہ ۵۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مندرجہ بالا الفاظ خاکسار نے روحانی خزائن سے نقل کئے ہیں۔ ایک لفظ بھی اپنی طرف سے شامل نہیں کیا۔ اور اب ایک نظم پیش کرتا ہوں جو قاضی ظہور الدین اکمل صاحب جو کہ مرزا غلام احمد صاحب کے خاص مرید تھے نے لکھی اور روزنامہ ''الفضل'' قادیان جلد ۱۰ شمارہ ۳۰، ۱۶/ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی۔

رسول قدنی

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمان رسول قدنی
انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ! یہ تیری شان رسول قدنی
آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی
سرچشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی
عرش بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

اب اسی نظم سے جڑا ہوا ایک اور واقعہ خاکسار پیش کرتا ہے:

''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں، تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کردیئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کردیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کردیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے

ختم نبوۃ

قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔“

محترم رشید احمد چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ عشق الٰہی اور عشق محمد پر لاکھ صفحات لکھیں مگر آپ کے نبی کی تحریریں اور بعد میں آنے والے ”فدایان مسیح موعود“ کی تحریریں اتنا کچھ کر گزر رہی ہیں کہ سچائی الفاظوں میں چھپ نہیں سکتی، تحریریں خود بول رہی ہیں کہ آپ خدا کے بھی گستاخ ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اور ان کے ماننے والوں کے جذبات سے بھی آپ کھیل رہے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک تحریر خود تسلیم کر رہی ہے کہ وہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور انہی کی پناہ میں اب آپ بیٹھے مسلمانوں کے سینہ میں نشتر چبھو رہے ہیں ورنہ یہ خدا کی مار ہی ہے کہ آپ کو کوئی اسلامی ملک قبول نہیں کرتا اور نہ ہی کرے گا۔ انشاء اللہ

خدا تعالیٰ تمام قادیانی احباب کو ہدایت نصیب فرمائے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

افتخار احمد، کولون جرمنی

(سابق قادیانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکہ محمد مالک ولد لال خان آج مورخہ منگل ۱۵/اگست ۲۰۰۰ کولن (فیشن) جرمنی

مولانا قاری مشتاق الرحمٰن امام جامع مسجد توحید اور دیگر گواہان کی موجودگی میں اپنی رضا ورغبت سے اپنی فیملی کے ساتھ مولانا منظور احمد الحسینی کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہوں، میں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں، یہ تحریر لکھ دی ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

نام: محمد مالک، ذرینہ مالک، ندرشہ مالک، زاہدہ مالک، سلمیٰ مالک، روبینہ مالک۔

گواہان: مولانا مشتاق الرحمٰن، مولانا منظور احمد الحسینی، محمد مشتاق بٹ، افضال محمود۔

مناظرہ کولن

جرمنی میں مرزائیوں کے منہ پر اپنوں کا زبردست طمانچہ:

محمد مالک اور فیملی کا اعلان اسلام

مسلمانوں کی طرف سے:

مولانا منظور احمد الحسینی،

(امیر یورپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مولانا مشتاق الرحمٰن

(خطیب جامع مسجد توحید)

قادیانیوں کی طرف سے مناظر:

جناب ڈاکٹر جلال شمسی (قادیانیوں کے امام مرزا طاہر احمد کا تربیت یافتہ مربی خاص)

سید بشارت احمد (امیر جماعت کولن)

اس مناظرہ میں مسلمانوں کو بحمد للہ شاندار کامیابی کے ساتھ رفعت اور عزت ملی ادھر قادیانیوں کے مربی خاص ڈاکٹر جلال شمسی کو اپنے خاص رفقاء کے سامنے لاجواب ہونے پر ایسی ذلت کا سامنا کرنا پڑا کہ دیکھنے کا عبرتناک منظر تھا کہ لفظوں میں سمویا نہیں جاسکتا۔ مزید برآں شکست کا آخری منظر مسلمانوں کے لئے فرحت، مسرت، رقت آمیز تھا جبکہ قادیانیوں کے لئے ذلت آمیز اور ندامت خیز تھا۔ جس وقت محمد مالک جس کو دو برس قبل دھوکہ سے ارتداد کی زنجیر میں جکڑا گیا بالآخر اس نے اپنی تسلی کے لئے مناظرہ کا انتظام کیا، ڈھائی گھنٹے گفتگو سننے کے بعد محمد مالک نے کھڑے ہو کر مربی خاص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے مناظر نے غلام احمد قادیانی کی کتب سے مرزا کے مسیح، مہدی، نبی، رسول خدا ہونے کا دعویٰ دکھایا۔ جس کا آپ سے کوئی جواب نہ بن پڑا لہٰذا ایسا مذہب جس میں مرزا مہدی بھی ہو، مسیح بھی ہو، نبی بھی ہو، رسول بھی ہو اور خدا بھی یہ تمہیں نصیب ہو میں اس سے برأت کا اعلان کرتا ہوں اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور لعنت بھیجتا ہوں، میں حاضرین کو گواہ بنا کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر چھ افراد کی فیملی سمیت مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں، بعد ازاں دوسری فیملی مسلمان ہوئی علاوہ ازیں مزید خاندانوں کا قبول اسلام متوقع ہے۔

یہ بالخصوص جرمنی کے مسلمانوں کے لئے بہت بڑی فتح ہے اور قادیانیوں کے منہ پر ایسا زوردار طمانچہ ہے کہ جس کے بعد رتی بھر حیا والا گھر بیٹھا ہے یا کم از کم گردن جھکا کر چلے یا پھر تائب ہو کر عزت والوں کا دامن تھام لے کیونکہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین (اللہ تعالیٰ ہی کے لئے عزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان والوں کے لئے)

شرکاء مسلم: محترم مشتاق احمد بٹ، افضال محمود راتجھا، خاور، ناصر، کیانی اور ملا اللہ دتہ۔

شرکاء قادیانی: ڈاکٹر جلال شمسی، ڈاکٹر بشارت احمد، منیر احمد طور، حبیب احمد اور صوفی اعجاز۔

مناظرہ کولن کے ثمرات:

۱۵/اگست بروز منگل کولن مناظرہ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی جس میں محمد مالک فیملی سمیت مسلمان ہوئے۔ ۳/اکتوبر حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد توحید آفن باخ کے ہاتھ پر جناب افتخار صاحب اور ان کی اہلیہ جن دونوں نے قادیانیوں کی مختلف یونٹوں کی سربراہی کے فرائض انجام دیئے ہیں، مولانا کے ہاتھ پر چار بچوں سمیت گواہوں کی موجودگی میں اشکبار مناظر کے ساتھ سسکیوں بھرے لہجے میں توبہ تائب ہو کر اپنے سب مہدیوں کو ٹھکراتے ہوئے قادیانی

ختم نبوة

قادیانیت کا طوق گلے سے اتار کر اپنی نجات کی خاطر اور عزیز و اقرباً اور عام قادیانی کی رہنمائی کے لئے تحفظ ختم نبوت کا سہرا اپنے سر پر سجا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو روز محشر سرخرو ہونے کا عزم کرلیا۔

بعدازاں کھلم کھلا اعلان کے لئے مسجد نور میں پررونق شاندار تقریب کا انتظام کیا، جس میں مشتاق احمد بٹ، ارشد بٹ، جناب تیمور صاحب، عبدالستار صاحب، فضلی سیف اللہ، حاجی ارشد، مولانا نثار میر، ملک بشیر اعوان، جناب کیانی صاحب، رحمت علی صاحبزادہ اور دیگر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز ظہر سے پہلے حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ سوالوں کے جوابات دیئے۔ نماز کے بعد جناب حاجی عبدالحمید صاحب امیر بیلجیم اور مولانا احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب نے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مدلل بیان فرمایا۔ اس کے بعد محمد مالک اور جناب افتخار احمد صاحب کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا کی۔ جناب مشتاق احمد صاحب نے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدازاں سب شرکاء نے جناب محمد مالک اور افتخار صاحب کو پرجوش مبارکباد پیش کی۔ ادارہ مسجد توحید سب مسلمانوں کو بالخصوص اہل جرمنی کو ایسی بے بہا خوشی پر مبارکباد دیتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ جلد اس طرح کی خوشخبریاں سنائی جائیں گی۔ اس طرح کی خوشیوں میں حصہ دار بننے کے لئے اپنی دلی دعاؤں میں اور ہر طرح کے تعاون میں ادارہ کو نہ بھولیں۔

الداعی الی الخیر
انتظامیہ مسجد توحید آفن باخ، جرمنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا طاہر احمد صاحب

خاکسار آج سے ۲۷ ماہ پہلے یہ جان کر قادیانی ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب وہی امام مہدی ہیں، جن کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، مجھے جماعت کے صدر امیر اور نہ ہی مربی نے کبھی یہ بتایا کہ ہم اسے نبی اور رسول بھی مانتے ہیں، میں نے اس عرصہ کے دوران بے پناہ مشکلات اور تکالیف اٹھائیں، پاکستان میں میرا پورا خاندان ابتلاً سے گزرا، میرے بہت سے اپنوں نے میرے ساتھ بائیکاٹ کیا، مگر میں اپنے ارادے پر قائم رہا، میں ایک سال تک اپنی جماعت پل ہائم کا زعیم انصار اللہ بھی رہا، میں نے سو مساجد کے لئے ۲۰ ہزار کا وعدہ بھی کیا اور ۱۶ ہزار ادا بھی کر دیئے، مجھے ایک احمدی دوست نے ہی بتایا کہ ہم مرزا غلام احمد کو صرف امام نہیں بلکہ نبی بھی اور رسول بھی مانتے ہیں، میں نے اس بات کی تصدیق کی تو سچ نکلا، میرے لئے یہ بڑی عجیب بات تھی کہ خود ایک اہم عہدیدار کو بھی اس بات سے لاعلم رکھا گیا، میں نے مربی تک پیغام پہنچایا اور کہا کہ میں خود ایک لاعلم شخص ہوں، غیر قادیانی علماً سے بات کریں تاکہ مجھے حقیقت معلوم ہو، جو بھی سچا ہوگا میں جان لوں گا، قدرت خدا کی کسی نے بتایا کہ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب لندن سے کولون آئے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر جماعت اور چند دوست اور تھے۔ مربی صاحب کے ساتھ امیر جماعت ریجن ناردرائین اور چند دوسرے دوست تھے، میں نے انہیں بتایا ہوا تھا کہ سامنے معمولی آدمی نہیں ہیں، انہوں نے اسے معمولی بات سمجھا جب میرے گھر آمنے سامنے بات ہوئی تو یہ کہیں بھی اپنی جماعت کی سچائی ثابت نہ کر سکے، بلکہ ان کا طرز گفتگو بھی اچھا نہیں تھا، یہ دوسروں کو کم تر سمجھتے رہے اور بار بار پانی پیتے رہے بعد میں پتہ چلا کہ دونوں ڈاکٹر تھے اور اسی غرور میں یہ رہتے ہیں۔ بہرحال جب یہ کسی بھی طرح چار گھنٹوں میں بھی ثابت نہ کر سکے تو میں نے سب کے سامنے جب وعدہ قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کردیا،

اس کے بعد کھانے کی سب کو دعوت دی گئی تو قادیانی حضرات اٹھ کر چلے گئے اور کھانا بھی نہیں کھایا، ٹھیک ہے یہ ان کا اخلاق ہوگا اسی روز شام کو مربی صاحب اور امیر جماعت صاحب نے مسجد میں لوگوں کو بتایا کہ محمد مالک دراصل ایک ایسا شخص تھا جو جماعت سے پیسے بٹورنے آیا تھا اور جب یہ اپنے مقصد میں پورا نہ ہو سکا تو اس نے یہ ڈرامہ رچایا میں اسی روز پریشان تو تھا ہی یہ سن کر مجھے بہت تکلیف ہوئی کہ جماعت کے اعلیٰ عہدیدار اتنا جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جتنی دیر میں قادیانی رہا دل و جان سے رہا میری شرافت کے اعلانات یہ بار بار کرتے رہے، مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ ایسے اکھڑ مزاج جماعت کے عالم اور امیر کیسے بن گئے ہیں؟ بہرحال اب یہ میرا معاملہ نہیں، میرے اوپر اگر انہوں نے الزام لگایا ہے کہ میں پیسے بٹورنے کے لئے جماعت میں شامل ہوا تھا تو میرے پیسوں پر بھی آپ کی جماعت کا کوئی حق نہیں ہے، ان کی اسی بات پر میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے وہ تمام رقم واپس کی جائے جو میں نے جماعت کو کسی بھی صورت ادا کی ہو، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ مربی صاحب کا ایک کزن آپ کا سیکریٹری ہے جس کی وجہ سے اس کی کوئی شکایت آپ تک نہیں پہنچتی پھر بھی میں کوشش کر رہا ہوں اگر کامیابی نہ ہوئی تو پھر اخبار جنگ کی مدد لوں گا جو آپ تک میرا پتہ پہنچائے گا۔

خاکسار
محمد مالک

☆☆..........☆☆

دعائے صحت

(لاہور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے عقیدت مند اور جماعت کے معاون مولانا عبدالجبار صاحب آج کل شدید علیل ہیں، قارئین ختم نبوت اور احباب سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

ختم نبوة

سید محمد الطاف حسین شاہ الہاشمی

مرزا غلام احمد قادیانی کے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر دس افترا

یوں تو مرزا قادیانی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی بہتان اور افترا باندھے لیکن چند بڑے افترا کی نشان دہی کرنا قادیانیت کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔

پہلا افترا: مرزا قادیانی لکھتا ہے

''آنحضرتؐ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔'' (الفضل مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

مسلمان بھائیو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی بڑی تہمت ہے۔

دوسرا افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے

''ابن عباسؓ کا قول جو صحیح بخاری میں مندرج ہے قول ہے جس کو عینی شارح بخاری نے اپنی شرح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۵۳)

یہ خالص افترا ہے کیونکہ علامہ عینیؒ نے عمدة القاری ص ۲۱۵ جلد ۱۸ میں اسے مرفوع بیان نہیں کیا، اور عینی کی سند خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حمامة البشری روحانی خزائن جلد ۷ ص ۳۱۱ میں بیان کی ہے، یہ سند مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے مگر مرزا جی تریاق القلوب میں اسے مرفوع کہتے ہیں جو تا جدار مدینہ پر صریح اور کھلا جھوٹ ہے۔

تیسرا افترا: مرزا قادیانی احمق لکھتا ہے

پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے: ''حسبنا کتاب الله ... کان من شرط لیس فی کتاب الله فهو باطل قضاء الله احق''

(دیکھو صفحہ ۳۷۷، ۳۲۸، ۲۹۰)

(ازالہ اوہام ص ۶۲۹، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۱۰)

پورے ذخیرہ احادیث میں ان الفاظ کا مجموعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں چہ جائے کہ مرزا بخاری شریف کا حوالہ دے۔

چوتھا افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے

''ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲، روحانی جلد ۳ ص ۲۲۷)

یہ واضح طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے کیونکہ کسی معتبر تو کیا کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ تذکرہ موجود نہیں۔

پانچواں افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے

بخاری کے صفحہ ۱۰۸۰ میں یہ حدیث ہے:

''وحدہ الکتاب ... رسول کریم محمدو به نہتدو''

(ازالہ اوہام ص ۶۲۸، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۹۱۰)

یہ الفاظ بخاری شریف میں نہیں، پتہ نہیں مرزا نے کس بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے؟

چھٹا افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے:

بخاری کے صفحہ ۲۵۰ میں یہ حدیث ہے

''کا عند ناشیئی الکتاب الله''

(ازالہ اوہام ص ۶۲۸، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۹۴/۹۱۰)

بخاری شریف میں کہیں یہ حدیث نہیں، ثابت کرنے والے کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

ساتواں افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے

''اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا سے لڑائی کرنے کے ٹھہریں گے۔'' (مندرجہ ریویو ص ۳۶۵ جلد ۶)

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا ہے کہ کوئی قادیانی مائی کا لال اسے فرمان رسول ثابت نہیں کر سکتا۔ ''ملاں آں باشد کہ چپ نشود'' پر عمل کرتے ہوئے کنز العمال سے عمرو بن عبسہ کا قول پیش کیا ہے۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۹۱۳)

قادیانیوں کا عمرو بن عبسہ کا قول پلہ چھڑانے کے لئے پیش کرنا ایک فضول حرکت ہے۔ کیونکہ مرزا جی نے زید و عمرو وغیرہ کے قول کی بات نہیں کی بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بات کی ہے، جو تم صبح ازل تک ثابت نہیں کر سکتے۔

آٹھواں افترا: مرزا قادیانی کہتا ہے

''چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس

تھے، حدیثوں سے، قرآن سے، اولیاء کے مکاشفات سے پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ حاجت بیان نہیں۔

(شہادۃ القرآن ص ۹۹)

ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔" (براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۱۸۸)

کوئی مرزائی اس بات کو احادیث سے ثابت نہیں کرسکتا۔

نواں افتراء: مرزا قادیانی کہتا ہے

"احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر وفات ہوکر اپنے خدا کو جا ملا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۰)

بقول مرزائی تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب حضرت عیسیٰ کی عمر صرف ۳۳ برس کی تھی (راز حقیقت ص ۲) ۳۳ میں ایک سو بیس جمع کریں تو جملہ عمر ۱۵۳ برس بنتی ہے۔ ایسا کسی حدیث سے ثابت نہیں، صحیح حدیث تو کیا کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد جیے۔

دسواں افتراء: مرزا قادیانی کہتا ہے

"حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۵۲۶)

"احادیث صحیحہ یہ امید و بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم آئیں گے۔"

(ازالہ اوہام ص ۴۲۱)

یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے۔ کسی حدیث میں ایسی کوئی پیش گوئی نہیں کہ مثیل ابن مریم آئیں گے بلکہ احادیث متواترہ تو عیسیٰ بن مریم کے آنے کی خبر دیتی ہیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

ایڈریس: شاپ نمبر: 91 - N صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

جبار کارپٹس

مساجد کے لئے خاص رعایت

ڈیلرز: ☆زینت کارپٹ، ☆مون لائٹ کارپٹ، ☆نیر کارپٹ،
☆ثمر کارپٹ، ☆ وینس کارپٹ، ☆ اولمپیا کارپٹ

پتہ: این آر ایونیوز د حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

فون 6646888-6647655 فیکس 0921-21-5671503

نثار احمد خان فتحی

کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک

مختار بن ابو عبید ثقفی

دعوائے نبوت سے انجام تک

حضرت ابو عبیدؓ ابن مسعود ثقفی جلیل القدر اصحاب رسول میں سے تھے۔ مختار انہیں کا ناخلف بیٹا تھا گو یہ اہل علم میں سے تھا مگر اس کا ظاہر باطن سے متغائر اور اس کے افعال و اعمال تقویٰ سے عاری تھے۔

مختار کا دعویٰ نبوت و وحی:

ابتداً مختار کو اہل بیت نبوت سے کوئی محبت اور ہمدردی نہیں تھی بلکہ خارجی مذہب رکھنے کے باعث یہ شخص اہل بیت سے بغض و عناد رکھتا تھا لیکن اس کے بعد قاتلان شہدائے کربلا کے انتقام کی آڑ میں اپنے اقتدار اور ریاست کی راہ ہموار کی۔

چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے اس سے کہا کہ:

''اے ابو اسحاق! تم کس طرح اہل بیت کی محبت کا دم بھرنے لگے، تمہیں تو ان مقدس لوگوں سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا تو......

مختار بولا! جب میں نے دیکھا کہ مروان نے شام پر تسلط جما لیا ہے، عبداللہ ابن زبیرؓ نے مکہ معظمہ میں حکومت قائم کر لی ہے، تو میں نے جدوجہد کی اور پھر میں بھی ان کا ہم پایہ ہو گیا۔

دعوائے نبوت کی بنا:

جس زمانے میں مختار نے قاتلین امام حسینؓ کو تہس نہس کرنے اور ان کی ہلاکت اور قتل کا بازار گرم کر رکھا تھا اور ہر طرف اس بات پر خوشیاں منائی جا رہی تھیں اور مختار کو بڑی عزت کی نظروں سے دیکھا جا رہا تھا کہ اس نے دشمنان اہل بیت اور قاتلان شہدائے کربلا کے گلے کاٹ کر محبان اہل بیت کے زخمی دلوں پر تسکین کا مرہم رکھا ہے اور اس بناء پر ہر طرف سے اس کو داد و تحسین مل رہی تھی، اسی دوران پیروان ابن سبا ملک کے اطراف سے سمٹ کر کوفہ آنے لگے اور مختار کی حاشیہ نشینی اور قربت حاصل کر کے چاپلوسی کے انبار باندھنے شروع کر دیے۔ بات بات میں مدح و ستائش کے پھول برسائے جاتے اور مختار کو آسمان عظمت پر چڑھایا جاتا۔

بعض خوشامد پسندوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اتنا بڑا کار عظیم و خطیر جو اعلیٰ حضرت مختار کی ذات قدسی صفات سے ظہور میں آیا ہے، نبی یا وحی کے بغیر کسی بشر سے ممکن نہیں، اس کا لازمی نتیجہ جو ہو سکتا تھا وہی ہوا، مختار کے دل و دماغ میں انانیت و پندار اور اپنی عظمت و بزرگی کے جراثیم پیدا ہونے لگے جو دن بدن بڑھتے گئے اور آخر کار اس نے بساط جرأت پر قدم رکھ کر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

خطوط میں مختار نے رسول اللہ لکھنا شروع کر دیا:

دعویٰ نبوت کے بعد اپنے تمام مکاتیب و خطوط پر مختار نے اپنے نام کے آگے رسول اللہ بھی لکھنا شروع کر دیا وہ یہ بھی کہتا تھا کہ جبریل امین ہر وقت میرے پاس آتے ہیں اور یہ کہ خدائے برتر کی ذات نے میرے جسم میں حلول کیا ہے۔

بصرہ کے ایک رئیس مالک ابن مسمع کو مختار نے خط میں لکھا:

''تم میری دعوت قبول کرو اور میرے حلقہ اطاعت میں آ جاؤ، دنیا میں جو کچھ تم چاہو گے دیا جائے گا اور آخرت میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

مختار نے اسی طرح احنف بن قیس کو خط میں لکھا:

''بنی مضر اور بنی ربیعہ کا برا ہو، احنف اپنی قوم کو اس طرح دوزخ میں لے جا رہا ہے کہ وہاں سے واپسی بھی ممکن نہیں۔ ہاں تقدیر کو میں بدل نہیں سکتا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجھے کذاب کہتے ہو، مجھ سے پہلے انبیا اور رسولوں کو بھی اسی طرح جھٹلایا گیا تھا، اس لئے اگر مجھے کاذب سمجھا گیا تو کیا ہوا۔''

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کہا کہ مختار کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہتا ہے ایسی وحی کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اس آیت میں دی ہے:

وان الشیاطین لیوحون الی اولیاهم

ترجمہ: ''شیاطین اپنے مددگاروں پر وحی نازل کیا کرتے ہیں۔''

جھوٹے نبوت کے دعویدار نصرت الٰہی کی اور غیبی امداد کی دولت سے ہمیشہ محروم رہتے ہیں، اس لئے ان کو اپنی جودت طبع اور حیلہ سازیوں سے کام لے کر نقل کو اصل کی طرح ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ مختار بھی اسی اصول کے تحت اپنی من گھڑت وحی، معجزات اور پیشگوئیوں کو سچا ثابت کرنے کے لئے عجیب و غریب چالاکیاں کیا کرتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ بڑا لمبا چوڑا عربی الہام تالیف کیا جس

کے آخری الفاظ یہ تھے:

"رب السماء لینزلن نار من السماء فلیحرقن دار الاسماء"

"آسمان کے رب کی قسم ضرور آسمان سے آگ نازل ہوگی اور اسماء کا گھر جلا دے گی۔"

دوسرے کا گھر جلوا کر پیشگوئی پوری کرلی:

جب اسماء بن خارجہ کو مختار کے اس الہام کی خبر ہوئی تو وہ اپنا تمام مال واسباب نکال کر وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہوگیا، لوگوں نے نقل مکانی کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ: مختار نے ایک الہام اپنے دل سے گھڑا ہے، اس میں میرا گھر جلنے کی پیشگوئی کی ہے اب وہ اپنے خود ساختہ الہام کو سچا ثابت کرنے کے لئے میرا مکان ضرور جلوا دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رات کی تاریکی میں اپنے ایک کارندے کو بھیج کر اسماء کے گھر میں آگ لگوادی اور اپنے حلقہ مریدین میں شیخی مارنے لگا کہ دیکھا کس طرح میرے الہام کے مطابق آسمان سے آگ نازل ہوئی اور اسماء کا گھر جلادیا۔

فرشتوں کی مدد کا ڈھونگ:

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ بدر و حنین کی لڑائیوں میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی مدد فرمائی، جن کو لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا قرآن پاک میں حق تعالیٰ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے، ایک دفعہ مختار نے بھی بڑی چالاکی اور ہنرمندی سے ایسا ہی شعبدہ اپنے فوجیوں کو دکھایا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب مختار نے ابراہیم بن اشتر کو ابن زیاد سے لڑنے کے لئے فوج دے کر موصل روانہ کیا تو رخصت کرتے وقت لشکر کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

"خدائے قدوس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں کبوتروں کی شکل میں اپنے فرشتے بھیج کر تمہارے لشکر کی مدد کروں گا۔"

جب لشکر روانہ ہوگیا تو اس نے اپنے خاص مقرب رازدار غلاموں کو بہت سے کبوتر دے کر حکم دیا کہ تم لوگ لشکر کے پیچھے لگ جاؤ اور جب لڑائی شروع ہو جائے تو کبوتروں کو پیچھے سے لشکر کے اوپر اڑا دینا چنانچہ غلاموں نے ایسا ہی کیا، فوج میں ایک دم شور مچ گیا کہ نصرت الٰہی فرشتوں کے ساتھ کبوتروں کی شکل میں آ پہنچی ہے۔ یہ دیکھ کر مختار کے لشکر کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے اپنی فتح کا یقین کر کے اس بے جگری سے دشمن پر حملہ کیا کہ اس کے پاؤں اکھڑ گئے۔

ایک خارجی فرشتوں کا عینی گواہ بن کر قتل ہونے سے بچ گیا:

جس طرح مختار نے اپنی فوج کو کبوتر دکھا کر دھوکہ دیا، اسی طرح ایک خارجی قیدی مختار کو چکمہ دے کر قتل سے بچ گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ اس واقعہ کے بعد مختار کی خارجیوں سے مڈبھیڑ ہوگئی جس میں مختار کو فتح ہوئی اور بہت سے لوگ قیدی بنالیئے گئے، ان میں ایک شخص سراقہ بن مرداس بھی تھا، اس شخص کو یقین تھا کہ مختار اس کو قتل کردے گا، چنانچہ اس نے ایک ترکیب سوچی اور جیسے ہی پہرے دار اس کو مختار کے سامنے پیش کرنے لگے تو وہ ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو، نہ تو تم لوگوں نے ہمیں شکست دی اور نہ قید کیا، شکست اور قید کرنے والے دراصل وہ فرشتے تھے جو ابلق گھوڑوں پر سوار ہو کر تمہاری حمایت میں ہم سے لڑ رہے تھے، یہ بات سن کر مختار کی تو باچھیں کھل گئیں اور فرط مسرت سے جھوم اٹھا، فوراً حکم دیا کہ سراقہ کو رہا کر کے انعام واکرام سے نوازا جائے اور پھر سراقہ سے کہا کہ تم منبر پر چڑھ کر تمام لشکر کے سامنے اپنا مشاہدہ اور فرشتوں کے نزول کی کیفیت بیان کرو، چنانچہ اس شخص نے جان بچانے کے لئے ایسا ہی کیا بعد میں یہ شخص بصرہ جاکر حضرت مصعب بن زبیرؓ کے لشکر میں شامل ہوکر مختار کے خلاف نبرد آزما ہوا۔

مختار کا ایک اور شعبدہ:

بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا جسے تابوت سکینہ کہتے تھے، اس صندوق میں بعض انبیاءِ سلف کے تبرکات محفوظ تھے، جب کبھی بنی اسرائیل کو کسی دشمن کا مقابلہ درپیش ہوتا تو اس صندوق کو اپنے لشکر کے ساتھ لے جاتے۔

مختار نے بھی تابوت سکینہ کی حیثیت سے ایک کرسی اپنے پاس رکھی تھی، جسے وہ لڑائی کے موقع پر لشکر کے ساتھ بھیجا کرتا تھا، اس کے فوجیوں کو یہ یقین تھا کہ اس کی برکت سے دشمن مغلوب ہوجاتا ہے۔

اب اس کرسی کا قصہ سن لیجئے:

طفیل بن جعدہ بن ہبیرہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ گردش روزگار سے میں ایسی مفلسی میں مبتلا ہوا کہ کسی تدبیر سے بھی کوئی صورت کشادگی اور فراخی کی نہ بن سکی، آخر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور میں عالم اضطرار میں اس بات پر غور کرنے لگا کہ کوئی حیلہ بنا کر کسی مالدار سے رقم اینٹھی جائے، اس ادھیڑ بن میں تھا کہ مجھے میرے ہمسایہ تیلی کے یہاں ایک بہت پرانی وضع کی کرسی دکھائی دی، میں نے دل میں خیال کیا کہ اسی کرسی سے کچھ شعبدہ دکھایا جائے۔ چنانچہ وہ کرسی میں نے اسی تیلی سے خریدی اور مختار کے پاس جاکر کہا کہ ایک راز میرے دل میں پنہاں تھا جس کو میں کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، مگر اب میں نے یہی مناسب خیال کیا کہ آپ کے روبرو بیان کردوں مختار نے کہا ہاں ضرور اور فوراً بیان کرو میں نے کہا کہ ایک

کرسی ہمارے گھرانے میں بطور تبرک چلی آئی ہے اور اس کرسی میں ایک خاص تصرف اور اثر ہے۔ مختار نے کہا سبحان اللہ! تم نے آج تک اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ اب جاؤ اور فوراً میرے پاس لے کر آؤ، میں نے گھر جا کر اس کرسی کا معائنہ کیا اس کا جما ہوا تیل کھرچ کر اتارا اور خوب گرم پانی سے دھو کر صاف کیا تو وہ بہت خوبصورت دکھائی دینے لگی، کیونکہ اس نے روغن زیتوں خوب پیا تھا، اس لئے چمکدار بھی ہوگئی۔

میں اس کرسی کو صاف کپڑے سے ڈھانپ کر مختار کے روبرو لایا، مختار نے مجھے اس کے عوض بارہ ہزار درہم انعام دیئے، جس سے میں بہت خوشحال ہوگیا۔

طفیل بن جعدہ مزید کہتے ہیں کہ:

مختار اس "نعمت غیر مترقبہ" ملنے پر پھولے نہیں سماتا تھا، اس نے اعلان کرایا کہ سب لوگ جامع مسجد میں جمع ہو جائیں جب سب لوگ جمع ہوگئے تو اس نے سب لوگوں کے سامنے ایک خطبہ دیا اور کہا کہ لوگو! سابقہ امتوں میں کوئی بات ایسی نہیں ہوئی جس کا نمونہ اور مثال اس امت محمدیہ میں موجود نہ ہو، بنی اسرائیل کے پاس ایک تابوت تھا جس میں آل موسیٰ اور آل ہارون کے تبرکات محفوظ تھے اسی طرح ہمارے پاس بھی ہمارے بزرگوں کا ایک تحفہ موجود ہے، یہ کہہ کر مختار نے کرسی سے کپڑا ہٹایا اور اشارہ کر کے کہا کہ یہ اہل بیت کے تبرکات میں سے ہے، کرسی کو سب کے سامنے لایا گیا، وہاں موجود لوگ جوش مسرت میں کھڑے ہو کر نعرہ تکبیر بلند کرنے لگے۔

کرسی کی عظمت کا غلو حد کفر تک پہنچ گیا:

جب مختار نے ابن زیاد کے مقابلے میں ابراہیم بن اشتر کو روانہ کیا تو لوگوں نے اس کرسی پر دیباج حریر لپیٹ کر اس کا جلوس نکالا۔ سات آدمی دائیں طرف اور سات بائیں جانب اس کو تھامے ہوئے تھے اور تابوت کی طرح یہ کرسی لشکر کے ساتھ بھیجی گئی۔

قضائے الٰہی سے اس لڑائی میں ابن زیاد کو ایسی زبردست شکست ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

طفیل کہتے ہیں کہ یہ افسوسناک صورت حال دیکھ کر مجھے اپنی حرکت پر سخت ندامت ہونے لگی کہ میری نالائقی سے عقیدے کا اتنا بڑا فتنہ پیدا ہوگیا۔

الہامی کلام جو اس نے قرآن کے مقابل پیش کیا:

مختار اپنے خود ساختہ الہام کو بڑی مسجع اور مقفی عبارت میں لکھتا رہا یہاں تک کہ ایک پورا رسالہ تیار کر لیا پھر لوگوں کے سامنے اس کو پیش کیا، اور قرآن پاک کا مقابل ٹھہرایا۔

مختار کا زوال:

کوفہ کا ایک بہادر شخص ابراہیم بن اشتر اس کا دست راست تھا، مختار کو جس قدر ترقی اور عروج نصیب ہوا وہ سب ابراہیم بن اشتر کی شجاعت اور تدبیر کا نتیجہ تھا کہ میدان جنگ میں کامیابی و کامرانی نے اس کے قدم چومے، ابراہیم ہر میدان میں مختار کے دشمنوں سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ اس کے اقبال کو اوج ثریا تک لے گیا۔

لیکن جب مصعب ابن زبیرؓ والی بصرہ نے کوفہ پر حملہ کیا، جس میں مختار کے لشکر کو زبردست شکست اٹھانی پڑی تو اس موقع پر ابراہیم نے مختار کا ساتھ نہیں دیا بلکہ موصل شہر میں الگ بیٹھ کر مختار کی ذلت و بربادی کا تماشا دیکھتا رہا اور یہی وقت تھا جب سے مختار کا کوکب اقبال روبہ زوال ہونا شروع ہوا۔

مختار کے دعوائے نبوت اور ابراہیم کی بیزاری:

"جب ابراہیم کو اس بات کا علم ہوا کہ مختار نے علی الاعلان نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ نہ صرف اس سے الگ ہوگیا بلکہ اپنی خودمختاری کا اعلان کر کے بلاد جزیرہ پر قبضہ بھی جمالیا۔"

مصعب ابن زبیرؓ کا کوفہ پر حملہ...... محاصرہ اور مختار کا قتل:

ابراہیم بن اشتر کی رفاقت سے محروم ہونے کے بعد مختار کی قوت مدافعت بہت کم ہوگئی، اس بات سے مصعب بن زبیرؓ نے فائدہ اٹھایا اور کوفہ پر حملہ کی غرض سے بصرہ سے کوچ کیا، مختار بیس ہزار کا لشکر لے کر مصعب کے لشکر پر ٹوٹ پڑا۔ حرورا کے مقام پر سخت گھمسان کا رن پڑا، مصعب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کافی نقصان برداشت کرنے کے بعد آخر کار مختار کو شکست دی اور مختار بھاگ کر قصر امارت میں محصور ہوگیا بیس ہزار کے لشکر میں سے اب مختار کے پاس صرف آٹھ ہزار کی تعداد تھی جو سب قصر امارت میں اس کے ساتھ محصور تھے۔

مصعب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے چار مہینے تک قصر امارت کا محاصرہ کیا اور غلہ پانی اور دوسری ضروریات زندگی کی رسد بالکل کاٹ دی، جب محاصرہ کی سختی ناقابل برداشت ہوگئی تو مختار نے اپنے لشکر کو باہر نکل کر لڑنے کی ترغیب دی، مگر صرف اٹھارہ آدمیوں کے سوا کوئی باہر نکلنے پر تیار نہیں ہوا۔

آخر کار مختار اپنے اٹھارہ آدمیوں کے ساتھ قصر امارت سے نکل کر مصعب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر پر حملہ آور ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں معہ اپنے اٹھارہ ساتھیوں کے ہلاک ہوگیا یہ واقعہ ۱۴ رمضان ۶۷ھ کو پیش آیا۔

ختم نبوۃ

لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف

حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ

(۱)...... مرزا صاحب کی کتابوں میں اپنی وحی و الہامات کے متعلق اس قسم کے حوالے بہت سے ملتے ہیں تو کیا خود مرزا جی نے اپنے "ازالہ" والے قول کی تردید نہیں کی؟ لاہوری مرزائی کیوں لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے تصویر کا ایک ہی رخ دکھاتے ہیں' مرزا جی نے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں' کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔" (ست بچن: ۳۱)

(۲)...... "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

(۳)...... "کسی سچیار عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا' ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔" (ست بچن ص: ۳۰)

(۴) "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱)

مرزا جی کے کلام میں تناقض آپ نے دیکھ لیا اور جس کے کلام میں تناقض ہو خود مرزا جی اس کے متعلق فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ پاگل' مجنون' منافق' مخبوط الحواس اور کذاب ہوتا ہے تو اپنے فیصلہ ہی کی بنا پر متناقض کلام کرنے والا مرزا جی' پاگل و مجنون و منافق و مخبوط الحواس اور کذاب ٹھہرتے ہیں' تو کیا لاہوری مرزائی لوگوں کو یہ دعوت دے کر خود پاگل و مخبوط الحواس نہیں بنتے' کہ ایسے پاگل و منافق و کذاب مجنون کو مجدد و ہادی' مسیح موعود اور کیا کیا تسلیم کریں' مجددیت' محدثیت اور مہدویت و مسیحیت وغیرہ وغیرہ کا مرتبہ تو بعد کو زیر بحث ہوگا پہلے یہ تو ثابت کیا جائے کہ مرزا صاحب کوئی عاقل انسان بھی تھے' صحیح الدماغ سلیم الحواس اور مسلمان بھی تھے پھر ہم بتائیں گے کہ نبوت تشریعی کا دعویٰ کر کے انبیاء کرام کی توہین کر کے اور دوسری ضروریات دین کا انکار کر کے مرزا جی دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں' اب جو کوئی ان کے اقوال کفریہ کی تاویل کرے اور اس کو صرف مسلمان بھی ثابت کرے وہ بھی مسلمانوں کے زمرے سے خارج اور کفر کا مرتکب ہے اس بنا پر علماء کرام کا یہ متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر اور مرتد اور امت محمدی سے باہر ہیں۔

لاہوری مرزائیوں کے اس ٹریکٹ میں ایک حوالہ یہ پیش کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

"میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر سے منکر' بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔" (اعلان مورخہ ۲/ اکتوبر ۱۸۹۱ء ٹریکٹ ص ۱۱)

"مرزا صاحب کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد حاشیہ میں لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب کو مدعی نبوت قرار دینا صرف قادیانی مرزائیوں کی کارروائی ہے' خود مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت سے انکار کیا ہے اور مدعی نبوت کا کفر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے' مدعی نبوت پر لعنت بھیجی ہے' کسی کلمہ گو کو کافر کہنے سے انکار کیا' اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والوں کو کافر کہنے سے انکار کیا ہے' مگر جماعت قادیان نے مدح مسیح موعود کے حق میں غلو کیا ہے۔" (حاشیہ ص ۱۱)

مرزا صاحب کی کتابیں بھی موجود ہیں اور ان کے دعاوی بھی معلوم' مگر لاہوری مرزائیوں کی دیدہ دلیری اور

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

والی جرأت دیکھئے کہ ان تمام عبارتوں اور مقالوں سے بالکل انکار کرتے ہیں جن میں مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹا ہے یا ان عبارتوں کو تاویل کے خراد پر چڑھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں' حقیقت یہ ہے کہ مرزا محمود

ختم نبوۃ

اپنے باپ کے بتائے ہوئے راستہ پر ٹھیک ٹھیک گامزن ہے' اس نے وہی مذہب بر قرار رکھا ہے جس کو مرزا جی نے پھیلانا چاہا اور جس کی وہ دعوت دیتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا' اور محمد علی لاہوری نے صرف اپنی جداگانہ امارت وسیادت قائم کرنے کے لئے یا مصالح کو پیش نظر رکھ کر اور عوام بھولے بھالے ناواقف مسلمانوں کو لوٹنے اور ان سے تبلیغ اسلام کے نام پر چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک نیا راستہ اختیار کیا ہے اور مرزا صاحب کے صاف و صریح دعوؤں کے خلاف ایک ایسی نئی بات نکالی جو یقیناً مرزا صاحب کی کتابوں سے ثابت نہیں ہو سکتی' محمد علی دورنگی چال چلنا چاہتے ہیں۔

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

مسلمانوں سے رقم بٹورنے اور ان کو صراط مستقیم سے ہٹانے کی گنجائش بھی رہے اور اپنے گرو مرزا جی کا دامن بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے' مگر افسوس کہ ان کی یہ منافقانہ چال اور تذبذب کی روش زیادہ دیر کامیاب نہ ہو سکی' مرزا محمود کے ہاں سے بھی راندہ درگاہ ہوئے اور مسلمانوں کی آنکھوں سے بھی پردہ ہٹ جانے کے بعد ان کی حقیقت بے نقاب ہو گئی' اور اب ہر جگہ سمجھا جانے لگا ہے کہ کفر وارتداد میں قادیانی اور لاہوری دونوں برابر اور اسلام اور مسلمانوں کے دونوں سخت ترین دشمن اور ہر طرح قابل اجتناب ہیں' اور ہر طرف سے اب ان کو قولاً اور عملاً چیلنج دیا جارہا ہے کہ:

دورنگی چھوڑ کے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

چنانچہ لاہوری مرزائی خود بھی رو رو کر چلاتے ہیں:

"ایک وقت تھا کہ یہ سلسلہ سب کو کھائے جارہا تھا' دنیا کی نگاہیں بار بار اٹھتی تھیں کہ حقیقی عامل یہ جماعت پیدا ہو گئی ہے...... اور آج یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے لوگ بھی جن کے دل ادھر کھینچے ہوئے تھے نفرت کرنے لگ گئے۔" (مرزائی جماعت لاہور کا اخبار "پیغام صلح" ۳/اکتوبر ۱۹۳۶ء)

خیر' اس حوالہ بالا کے علاوہ چند اور ادھر ادھر کے حوالے اس ٹریکٹ میں پیش کئے گئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) "مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا دعویٰ کبھی نہیں کیا۔

(۲) اور کہا کہ:

"ہیچ کتابے نداریم بجز قرآن شریف"

(۳) اپنی وحی والہام کا دعویٰ نہیں کیا۔

(۴) اور کہا کہ تمام معجزات کا میں اقرار کرتا ہوں' معراج کا اقرار کرتا ہوں اور ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو اہل السنۃ والجماعت کا مذہب ہے۔

(۵) اپنے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے میں نے کسی کو کافر و دجال نہیں کہا۔

(۶) میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔

(۷) جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

الغرض ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر یہ چند باتیں نکالی گئی ہیں اور کہا جارہا ہے کہ مرزا جی کو مسلمان کیا بلکہ مجدد و مسیح موعود وغیرہ وغیرہ یقین کرو اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے زمرہ مریدین میں داخل ہو جاؤ۔

اب ہم ترتیب وار مرزا جی کی کتابوں ہی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا اور دوسروں کو باور کرانا کس قدر غلط ہے کہ اس نے واقعی یہی باتیں کہی ہیں' یہ صحیح ہے کہ مرزائیت ایک چیستان ہے اور جیسا عرض کر چکا ہوں "مداری کی اس پٹاری" میں سے ہر چیز نکالی جا سکتی ہے' لیکن بات وہی معتبر و مقبول ہو گی اور مرزا صاحب کا مذہب ان عبارتوں سے حاصل ہو سکے گا جو اس نے جابجا لکھی ہوں' اور اس نے انہی باتوں کی طرف دعوت دی ہو' مرزا صاحب نے تدریجاً آہستہ آہستہ اپنے دعاوی کا سلسلہ جاری کیا تھا' اس لئے ابتدائی زمانہ کے کلام کو وقعت نہیں دی جا سکتی' دیکھنا یہ ہو گا کہ اس کا خاتمہ کن دعوؤں کے ساتھ ہوا' اب سنئے:

دعوت نبوت:

اس سلسلہ میں اگر پورے استقراء اور تتبع سے کام لیا جائے اور سارے حوالے پیش کئے جائیں تو شاید ایک مستقل کتاب بن جائے' سینکڑوں میں سے چند حوالے نقل کرتا ہوں اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) "اور اگر کوئی شخص کہے کہ جب نبوت ختم ہو چکی ہے تو اس امت میں نبی کس طرح ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے عزوجل نے اس بندہ یعنی (مرزا صاحب) کا نام اسی لئے نبی رکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔" (ترجمہ استفتا عربی ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۶)

(۲) "جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہوا ہے' سو میں خدا کے حکم موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا

ختم نبوۃ

نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں انکار کر سکتا ہوں' میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (مرزا صاحب کا خط مورخہ ۲۳/ مئی ۱۹۰۸ء بنام اخبار عام لاہور)

(۳) "چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے' اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔"

"حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول' مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ' پھر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا ص ۲)

(۴) "پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر چشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا کیونکر اس کے سوا کسی سے ڈروں۔" (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا)

(۵) "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے اور تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ مصنفہ مرزا صاحب)

(۶) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلا صفحہ ۱۰' ۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

(۷) "فکلمنی وناداني وقال انی مرسلك الی قوم مفسدین وانی جاعلك للناس اماماً وانی مستخلفك اکراماً کما جرت سنتی فی الاولین وخاطبنی وقال انك انت منی المسیح ابن مریم وارسلت لیتم ماوعد من قبل۔" (انجام آتھم ص:۷۹' ج:۱۰)

(۸) "پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے۔" (دافع البلا: ص ۸)

(۹) "اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔" (حقیقۃ الوحی: ۱۰۷)

(۱۰) "ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ' خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے اور جو کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔"

(انجام آتھم: ص ۶۲)

ان حوالہ جات سے اندازہ لگائیے کہ کس قدر صاف وصریح الفاظ میں اپنی رسالت' نبوت مامور من اللہ اور فرستادہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے' چنانچہ مرزا صاحب نے جیساکہ آئندہ آئے گا اپنے مخالفین ومنکرین کو صاف صریح الفاظ میں کافر ومرتد قرار دیا ہے' اب مرزا صاحب کے انکار کرنے والے کو کافر قرار دینے کے ساتھ مرزا صاحب کی یہ عبارت پڑھئے:

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں' لیکن صاحب شریعت کے سوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔" (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۰۳/۱)

اس عبارت کے ماننے سے یہ بات بالکل صاف ہو گئی کہ مرزا صاحب مدعی نبوت ورسالت تھے اور دعویٰ بھی تھا نبوت تشریعی کا' اس لئے اپنے مخالف کو کافر قرار دیتے ہیں' ورنہ اگر صاحب شریعت جدیدہ نبی ہونے کا دعویٰ نہ ہوتا تو اس کا منکر خود بقول مرزا کافر کیوں قرار دیا جاتا؟

اور صرف یہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کے چیستان اور پہاڑی میں یہ بھی موجود ملے گا کہ وہ سلسلہ نبوت کو ایک چیز اور تاقیام قیامت مانتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ یہ بھی ملے گا کہ نہیں خود مرزا جی خاتم النبیین ہیں' اس قسم کے اگر حوالے پیش کئے جاویں تو مضمون بہت طویل ہو گا لیکن قاری مندرجہ بالا حوالوں ہی سے مرزا صاحب کے دعاوی سے واقف ہو چکے' اب بتلایئے کہ لاہوری مرزائی کس طرح پر انکار کرتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے خود نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا' یہ سب قادیانی مرزائیوں کا غلو فی الاعتقاد ہے' مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء کے اعلان دہلی میں جو یہ کہا تھا کہ

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو میں کافر اور کاذب جانتا ہوں۔"

تو جب انہوں نے اس کے بعد دعویٰ نبوت کیا' جیساکہ دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب ۱۹۰۲ء' تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء' انجام آتھم ۱۸۹۷ء اور پھر خاص کر موت سے تین دن پہلے کے خط مکتوب ۲۳/ مئی ۱۹۰۸ء سے ثابت ہوا تو خود اپنے ہی قول کی بنا پر مرزا کاذب' کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوئے' اب ایسے قطعی کافر کو مسلمان بلکہ مجدد تسلیم کرنا' اور اس کے کفریات کی بھی تاویل

کرنا خود کفر وارتداد اور باعث خروج عن الاسلام ہے۔

دعویٰ وحی والہام :

مرزا صاحب نے جس طرح دعویٰ نبوت کیا' اسی طرح اپنے لئے وحی اور الہام اور امر و نہی کے احکام کو ثابت کیا۔

وحی والہام کے متعلق چند حوالے قبل ازیں گزر چکے ہیں' مزید برآں مرزا صاحب نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں اپنے متعلق سینکڑوں دفعہ وحی والہام کو منسوب کیا ہے کیا لاہوری ان سب سے آنکھیں بند کر سکتے ہیں؟

مرزاجی کی تشریعی کتاب :

ظاہر ہے کہ کسی نبی پر خداتعالیٰ کی طرف سے جو کچھ نازل ہو اور اس کو جو وحی ہوتی ہو اور اس میں امر و نہی کے جو کچھ احکام ہوں وہی اس نبی کی کتاب ہوتی ہے اور وہ اپنی امت کو اس کے مطابق چلنے کی ترغیب دیتا ہے' پس جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا' اپنی وحی اور الہام کا اعلان کیا اپنے اوپر احکام امر و نہی کے نزول کے مدعی ہوئے تو ان کے ان "الہامات و وحی" کے مجموعہ کو مرزا صاحب کی "کتاب" کہا جائے گا؟ پس تعجب ہے کہ اتنے دعاوی بھی ہیں اور پھر یہ کہا جارہا ہے کہ مرزا صاحب نے انجام آتھم میں لکھا ہے کہ :

"ہیچ کتابے نداریم جز قرآن شریف"

لیکن ۱۸۹۷ء میں کتاب انجام آتھم کے بعد ۱۹۰۷ء کی کتاب حقیقۃ الوحی کو اٹھا کر دیکھو۔

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

گویا "خدا کے کلام" کے اس مجموعہ کا نام "قادیانی قرآن" ہے اور بقول قاضی محمد یوسف قادیانی یہ مرزائیوں کے واسطے "الکتاب المبین" ہے قاضی یوسف لکھتا ہے :

"خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (مرزا صاحب) کے بحیثیت مجموعی الہامات کو الکتاب المبین فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے' حضرت (مرزا صاحب) کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے' پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیات کہلا سکتی ہے' جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے اور مجموعہ الہامات کو "الکتاب المبین" کہہ سکتے ہیں۔" (الخ)

نیز مرزا صاحب اپنی شریعت کے متعلق لکھتے ہیں :

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا...... میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی ہے الخ۔" (اربعین : ۴ ص ۷)

بہتر ہوگا کہ مرزا صاحب کی "کتاب" اور قادیانیوں کا "قرآن" کے بارے میں وہ بیان درج کیا جائے جو لاہوری مرزائیوں کے ترجمان اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے :

"اگر حضرت مسیح موعود دین محمد ہیں' اور آپ کی بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بعثت ثانی ہے تو حضرت مسیح موعود کی وحی بھی عین قرآن ہونی چاہئے' اور جو وحی بھی آپ پر نازل ہوئی وہ قرآن جدید ہے' اور قرآن کو جو خاتم الکتب کہا گیا تھا تو اس کا مطلب فقط اس قدر مانا جائے گا کہ اس کتاب کی مہر سے آئندہ خدا کی کتابیں یا دوسرے لفظوں میں قرآن کے مزید حصے نازل ہوا کریں گے' اور کوئی وجہ نہیں کہ جو حضرت مسیح موعود کے الہامات کا اب شائع کرائیں گے اس کا نام بجائے البشریٰ کے قرآن جدید نہ رکھا جائے' یا القرآن ہی نام رکھ دیا جائے' کیونکہ یہ وہی قرآن ہے جو پرایہ جدید میں جلوہ گر ہوا ہے' اس لئے جناب میاں (محمود احمد صاحب) نے فرمایا تھا کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا' اور بالکل درست معلوم ہوتا ہے' اس لحاظ سے کہ مسیح موعود کی وحی جب عین قرآن ہے جس کا کوئی محمودی انکار نہیں کر سکتا (صرف محمودی کیا بلکہ اگر واقعی لاہوری مرزائی مرزا صاحب کا دامن نہیں چھوڑنا چاہتے اور اس کے دعاوی کے مطابق اس کو ماننا ہے تو ان کو بھی کسی طرح اس سے انکار نہ کرنا چاہئے' کیونکہ خود مرزاجی نے بار بار کہا ہے کہ :

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت انجیل اور قرآن پر" (اربعین : ۴ ص ۲۵)

اور اسی طرح دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ اور تبلیغ رسالت جلد ۸ ص ۶۴ اور درثمین ص ۲۸۷ کے ان اشعار کو تو ضرور پڑھئے۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم)

تو پھر اب جو قرآن محمودی حضرات پیش کریں گے ضرور ہے کہ وہ پرانے قرآن کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور نئے قرآن کا جو حضرت مسیح موعود یا دوسرے لفظوں میں محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت ثانی میں نازل ہوا دونوں کا مجموعہ ہونا چاہئے' گویا عیسائیوں کی طرح عہد نامہ قدیم کے ساتھ عہد نامہ جدید بھی شامل ہوگا تب یہ قدیم وجدید مل کر وہ قرآن بنے گا جس کے لئے میاں صاحب فرماتے ہیں کہ : ﴿لایمسہ الا المطہرون﴾ والا قرآن ہوگا۔" (پیغام صلح ۱۱/جون ۱۹۳۴ء مضمون ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی)

(۱)..... "پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نمازیں پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔" (اربعین : ۳ ص ۴ ۳ حاشیہ مرزا صاحب)

(۲)..... "مرزا صاحب سے سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں؟ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ : پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو، پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔" (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۶)

(۳)..... "میرا مذہب وہی ہے جو میں ہمیشہ ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبایع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز نہ پڑھو، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے، اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تمیز اور تمیز کر دے۔ (ارشاد مرزا صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیاں مورخہ ۳۰ / نومبر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

(۴)..... صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو بہتری اور نیکی اسی میں ہے، اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے..... پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (ارشاد مرزا صاحب مندرجہ اخبار الحکم ۱۰ / اگست ۱۹۰۱ء)

کیا مرزائی جماعت کو اب اپنے ناپاک ہونے کا یقین ہو گیا ہے کہ مسلمان تو ان کو الگ کرتے ہیں، لیکن وہ اپنی علیحدہ اقلیت پر رضا مند نہیں ہوتے اور مسلم لیگ کی کونسل سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہم کو غیر نہ سمجھو ہم بھی مسلمان ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی عقیدت رکھتے ہوئے تو غیر سمجھے جاؤ گے اور مسلمان ناپاک لوگوں کو اپنے ہاں جلسہ میں نہیں دے سکتے، اگر اپنی ناپاکی کا تمہیں یقین ہو گیا ہے تو گندے عقائد کو توبہ و استغفار کے آب صفاء سے دھو کر اور مرزا صاحب پر لات مار کر خاتم النبیین کی غلامی میں پھر آجاؤ تو ہم گلے لگا لیں گے۔

(۵)..... "۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو، عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دو پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب الخ" (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸)

(۶)..... "اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے اگر ملے تو بے شک لو، لینے میں حرج نہیں دینے میں گناہ ہے۔" (قول مرزا صاحب الحکم ۱۴ / اپریل ۱۹۰۸ء)

(۷)..... "غیر احمدی کی لڑکی لینے میں حرج نہیں ہے کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔" (قول مرزا الحکم ۱۴ / اپریل ۱۹۰۸ء)

ان تمام حوالوں سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مریدوں اور مبائعوں کے سوا اور کسی کو "مسلمان" تسلیم ہی نہیں کیا ہے اور دنیا کے کروڑوں مسلمان اس کے صرف اسمی مسلمان ہیں اور در حقیقت وہ کافر اور اہل کتاب ہیں۔

ضروریات دین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی ثابت شدہ امور کا انکار کرنا یا اس کی تاویل کرنا کفر ہے اور خروج عن الاسلام ہے اور چونکہ مرزا صاحب نے تمام ضروریات دین کا انکار کیا، ختم نبوت، حیات مسیح اور معجزات انبیا کرام وغیرہ وغیرہ امور کا انکار کیا، اپنی وحی رسالت اور الہامات نبوت کا مدعی ہوا، علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعض دوسرے انبیا کرام کی صاف و صریح الفاظ میں توہین کی تو ان وجوہات مختلفہ کی بنا پر اس کا کفر قطعی اور یقینی ہے، اور جو اس کو اپنا مقتدا و پیش رو تسلیم کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوں وہ بھی اس کی طرح عمیق گڑھے میں گر کر تباہ و برباد ہو گئے ہیں، خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری اروپی ہوں یا گناچوری۔ او غیر ذالک من الفرق

لاہوریوں کو کفر وارتداد :

مرزائی شجرہ خبیثہ کی ایک شخص اروپی کے بانی ظہیر الدین نے خوب کہا ہے کہ :

"محمد علی لاہوری نے جب مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیا تو نبی بھی مان لیا، مرزا صاحب نے بھی تو اپنے آپ کو یہی تسلیم کرلیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مسیح موعود ماننا سب کچھ خود بخود ماننا ہے، مسیح موعود کہیں مجازی، بروزی، ظلی نبی تھوڑا ہی ہو سکتا ہے، وہ تو حقیقی نبی اور صاحب کتاب ہے، مگر جیسے مرزا صاحب نے نہایت ہوشیاری اور تدبر سے کام لے کر اپنی بات پھیلائی ہے اسی طرح محمد علی بھی حکمت عملی سے کام چلاتا ہے۔"

اس مضمون کو ظہیر الدین نے خوب بسط سے بیان کیا ہے اور واقعہ بھی یہ ہے کہ لاہوری اب بظاہر تو کہتے رہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے (ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ مسلمان مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کریں تو مرزا محمود کے ہاں وہ سب کے سب اس انکار کی وجہ سے کافر ٹھہرے، لیکن محمد علی اور لاہوری مرزائی جو اس کے ثبوت سے انکار کرتے ہیں تو ان کی تکفیر نہیں ہوتی، کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مرزا محمود لاہوریوں کو بھی مرزائی سمجھتا

ختم نبوۃ

صدر پاکستان چوہدری محمد رفیق تارڑ کے نام کھلا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب عزت مآب چوہدری محمد رفیق تارڑ صدر مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

پاکستان کی ممتاز دینی شخصیت، عالم اسلام کے مذہبی رہنما، شیخ طریقت، صوفی مشرب، درویش صفت، آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخر السادات، پیر کامل حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کے مکان واقع کریم پارک راوی روڈ لاہور 23-22 مارچ 20001 جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب ایک بجے پولیس کی بھاری نفری نے دھاوا بول دیا۔ علاقہ کا ایس ایچ او اور ایس پی (غالباً حنیف نامی) اس فوج ظفر موج کی قیادت کر رہے تھے۔ دروازہ پیٹا گیا، گھنٹیاں دی گئیں۔ پولیس کے شیر جوان گھر کی دیوار پر چڑھ گئے۔ طوفان بدتمیزی کا ایسا مورچہ قائم کیا کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔ ہندوستان کی متعصب ہندو پارٹی نے بابری مسجد کے انہدام کے لئے وہ طور نہیں اپنائے ہوں گے جو شیخ المشائخ، سید آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم فخر السادات کے گھر کی چاردیواری کا تقدس پامال کرنے کے لئے پنجاب کی یزید صفت پولیس کے ابلیس طبیعت ایس پی کی سربراہی میں ڈرامہ رچایا گیا۔

اتنی بڑی دینی شخصیت جس کے کروڑوں نیازمند، لاکھوں مرید دنیا کے کونہ کونہ میں دین اسلام کی سربلندی اور اپنی آخرت کی فلاح و بہبود کے لئے دل کی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منور کئے ہوئے ہوں۔ اس شخصیت کے ساتھ پنجاب پولیس کا برتاؤ تاتاری فتنہ سے کم نہیں۔ جنرل اروڑا نے مشرقی پاکستان کے انہدام کے لئے اتنی رعونت نہیں برتی ہوگی جتنی ایک صوفی المشرب پیر طریقت کی خانقاہ شریف کی عزت کو پامال کرنے کے لئے پولیس کے مورچہ بند جتھے نے کی۔ خوف خدا سے عاری یہ پولیس کے بدطینت افسران پاکستان کے لئے بدنما داغ ہیں۔

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے صاحبزادہ سید انیس شاہ صاحب نیند سے بیدار ہو کر بنیان پہنے آئے۔ دروازہ کھولا۔ پولیس اندر داخل ہوگئی۔ ایس پی (حنیف) کے حکم پر مورچے سنبھال لئے۔ کمروں کی اور چھتوں کی تلاشی اس سرعت سے لی گئی کہ جیسے پھٹنے والے بم کو ناکارہ کرنے کے لئے جلدی کی جاتی ہے۔

جب کچھ نہ ملا اور ظاہر ہے کہ اس خانقاہ سے سوائے تسبیح و دانہ اور قرآن مجید و کتب کے اور کیا ملنا تھا۔ اب سید انیس حیران و ششدر کھڑے ہیں۔ تفتیش شروع ہے۔ تابڑتوڑ ایک سانس میں سوالات ہو رہے ہیں۔ یہاں کون رہتے ہیں۔ پیر صاحب کہاں ہیں۔ سید انیس شاہ صاحب نے بتایا کہ میں اور میرے والد صاحب یہاں رہتے ہیں۔ قبلہ والد صاحب سید نفیس الحسینی مدظلہ شیرانوالہ خدام الدین حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں دینی جلسہ کی صدارت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ عالم اسلام کی ممتاز دینی شخصیت حضرت سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے سید سلمان ندوی ہندوستان سے تشریف لائے ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہیں۔ ابھی ڈیڑھ بج رہا ہے۔ آدھ پون گھنٹہ تک وہ تشریف لائیں گے۔ پولیس آفیسر ہدایات دے کر چلا گیا۔

پولیس کا عملہ تعینات رہا۔ انیس شاہ صاحب کو کرتہ پہننے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حضرت سید نفیس الحسینی بمع مہمانان علماء کرام تشریف لائے۔

ختم نبوۃ

دروازہ کھلوا لیا گیا آپ نے گھر میں قدم رکھا پولیس نے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ آپ نے وضو کیا حجرہ میں تشریف لائے چار حضرات کمرہ میں بیٹھ گئے۔ پولیس والوں نے باقی تمام خدام وذاکرین کو لائن میں لگا کر زنجیر سے باندھ دیا۔ کچھ دیر بعد ان کو نامعلوم مقام پر لے گئے۔ چار بجے تک حضرت سید صاحب بمعہ مہمانوں کے اپنے حجرہ میں سراپا حیرت بنے رہے۔

چار بجے رات ایس پی کا فون آیا اور حضرت کے خدام کو واپس گھر بھیج دیا گیا۔ ایک دینی قومی رہنما، پیر طریقت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر کے ساتھ پولیس کا یہ رویہ عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بڑے سے بڑا حکمران پاکستان کا اتنا محب وطن نہیں جتنا آپ کی ذات گرامی ہے۔ ہمیشہ خلق کو خالق سے جوڑنے کے لئے ذکر وفکر کی محفلوں کو آباد کرنے والے پاکستان کی آبرو جن کی شخصیت سے وابستہ ہے جو حریم نبوت کے پاسبان ہیں۔ ان سے یہ رویہ اسلامیان پاکستان کے لئے کربلا قائم کرنے کے مترادف ہے۔ کیا اس دکھ کا مداوا کیا جائے گا۔

یقین بلکہ حق الیقین ہے کہ جولا بیاں موجودہ حکومت کو نیچا دکھانے کے لئے تلی ہوئی ہیں یہ سب کچھ ان کا کیا کرایا ہے۔ حکومت کا ان ظالموں کو قرار واقعی سزا نہ دینا یقیناً عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ براہ کرم اس کا تدارک کیا جائے۔

فقط اللہ وسایا
خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

☆ ☆ ☆

اسلام ایک وسیع مذہب ہے

خدا جانے یہ بات ہمارے ذہنوں سے کہاں سے بیٹھ گئی ہے اور ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دین بس نماز روزے کا نام ہے۔ نماز پڑھ لی، روزہ رکھ لیا اور نماز روزے کا اہتمام کر لیا بس مسلمان ہو گئے۔ اب مزید ہم سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں ہے۔ چنانچہ جب بازار گئے تو اب وہاں جھوٹ، فریب اور دھوکے سے مال حاصل ہو رہا ہے۔ حرام اور حلال ایک ہو رہے ہیں۔ اس کی کوئی فکر نہیں زبان کا بھروسہ نہیں، امانت میں خیانت ہے، وعدہ کا پاس نہیں...... لہٰذا اسلام کے بارے میں یہ تصور کہ یہ بس نماز روزہ کا نام ہے۔ یہ بڑا خطرناک اور غلط تصور ہے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ ایسا شخص چاہے نماز بھی پڑھ رہا ہو، اور روزے بھی رکھ رہا ہو، لیکن وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ جلد اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگاؤ، اس لئے کہ کفر کا فتویٰ لگانا بڑی سنگین چیز ہے اور فتویٰ کے اعتبار سے اس کو کافر نہ قرار دو، دائرہ اسلام سے اس کو خارج نہ کرو، لیکن ایسا شخص سارے کام کافروں جیسے اور منافق جیسے کر رہا ہے۔

فرمایا کہ تین چیزیں منافق کی علامت ہیں۔ نمبر ایک جھوٹ بولنا، دوسرے وعدہ خلافی کرنا، تیسرے امانت میں خیانت کرنا۔

دوائیں آپ کے دروازے پر

گھر بیٹھے صرف 20 روپے یومیہ علاج کرائیں

عمر، بیماری کی علامات اور مدت مرض، بھوک کیسے لگتی ہے؟

دوا کم از کم پندرہ یوم کی منگائیں 300 روپے کا ارجنٹ منی آرڈر بھیجئے

پرانا دمہ، جلدی امراض، سورائسز، عرق النساء (SCIATICA PAIN) بھگندر (FISTULA) جوڑوں کا درد، پرانے امراض، جادو زدہ حضرات چاند کی 17 تا 29 تک صرف جمعرات، ہفتہ اور سوموار دن 11 بجے سے 2 بجے تک، شام 5 بجے تا 9 بجے رات تک فون پر وقت لیں، شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ساتھ لائیں۔ (دیگر تمام امراض کے لئے مشورہ مفت)

نوٹ: جلدی جواب کے لئے جوابی لفافہ ارسال کیجئے

دواخانہ تحفظ ختم نبوت

حکیم قاری محمد یونس (ایم-اے)

سرکلر روڈ، ہنر بلڈنگ، راولپنڈی-فون: 5551675

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک روزہ سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

یکم صفر۱۴۲۲ھ مطابق ۲۶/اپریل ۲۰۰۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

زیر سرپرستی	زیر صدارت
شیخ المشائخ	پیر طریقت
حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ	حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ

[illegible]

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب	حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب
حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب	حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی	حضرت مفتی نظام الدین شامزئی صاحب
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر	حضرت قاری محمد حنیف جالندھری صاحب
حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب	حضرت مولانا عبدالغفور حقانی صاحب
حضرت مولانا عبدالبر محمد قاسم صاحب	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب	حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب	حضرت مولانا محمد اشرف صاحب مانکوٹ
حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی	حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	حضرت مولانا احمد بخش صاحب

[illegible]

الداعی الی الخیر: (حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ

فون:514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا کارنامہ

بھکر (نمائندہ خصوصی) محمد سلیمان مغل چک نمبر 49/M.L تحصیل دریا خان ضلع بھکر کا رہائشی ہے، سابق قادیانی تھا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کی کوششوں سے اپنے پورے گھرانے یعنی بیوی بچوں سمیت مسلمان ہوا، جبکہ اس کے والدین، بہن، بھائی اور سسرالی رشتہ دار قادیانی ہیں۔ محمد سلیمان مغل کے مسلمان ہوتے ہی اس کے والدین، بہن، بھائیوں اور سسرالی رشتہ داروں نے اس پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ اس کے اسی چک نمبر 49/M.L کا ایک کٹر قادیانی حاضر سروس پولیس میں SSP ابوبکر خدا بخش تھوکر کے ساتھ مل کر پہلے تو محمد سلیمان مغل کو مختلف لالچ دیئے گئے لیکن جب دیکھا کہ مسلم محمد سلیمان مغل اسلام پر قائم ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پیروکار نہیں رہا تو پھر فرعونیت پر اتر آئے اور ہر قسم کا ظلم وستم کیا گیا، زدوکوب کیا اور پولیس کی مکمل پشت پناہی میں جھوٹے مقدمات درج کئے اور سول عدالت میں محمد سلیمان کے والدین نے عاق کرنے کی عدالتی کارروائی شروع کی لیکن یہ مرد درویش پھر بھی ثابت قدم رہا اور ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ کے ساتھ مل کر ان تمام کیسوں کی پیروی کی اور قادیانیوں کے نارواظلم وستم سے بچالیا۔ سلیمان مغل کے والد فضل الرحمٰن قادیانی نے ظلم کی انتہا کر دی کہ اپنے ہی بیٹے سے زمین اور مکان چھین لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے 16 مرلہ چک نمبر 49/M.L میں محمد سلیمان کے نام الاٹ کروا کر مکان تعمیر کر دیا اور اس احاطہ کے مالکانہ حقوق محمد سلیمان مغل کو دے دیئے۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے محمد سلیمان مغل کے روزگار کے لئے بھی مناسب بندوبست کر دیا ہے اور اسی چک میں رہ کر مرزائیوں کے خلاف ڈٹا ہوا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے خلاف جہاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مصروف عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محمد سلیمان مغل کو دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرزائیوں کو بھی درس عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین ثم آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا دفتر مرکزیہ میں اجلاس

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس حضرت مولانا بشیر احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم، حضرت مولانا خدا بخش، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالعزیز کوئٹہ، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی، مولانا محمد علی گلا رچی سندھ، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مفتی خالد میر، حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا عارف ندیم نارووال، مولانا محمد اسحٰق بہاولپور، مولانا محمد طیب منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا خان محمد جمالی گمبٹ سندھ، مولانا عبدالکریم علی پور اور حافظ احمد بخش رحیم یار خان سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس میں مسلمانوں کی ووٹر لسٹوں میں قادیانی ناموں کے اندراج پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ قادیانی قرآن وسنت، اجماع امت اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں۔ انہیں مسلمانوں کی لسٹوں میں لکھنا جہاں قرآن وسنت کی مخالفت ہے وہاں آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ پورے ملک میں ایسی شکایات آرہی ہیں اور یہ بھی شکایات سامنے آرہی ہیں کہ جب مجاز اتھارٹی سے شکایت کی جاتی ہے تو متعلقہ ادارے کے ذمہ داران ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ جس سے قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ حکومت قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرکے مسلمان امیدواران کو بلیک میل کرنے کی راہ ہموار کررہی ہے۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے نام مسلم لسٹوں سے الگ کرکے اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرے۔

اس مسئلہ پر غور وخوض اور متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے عنقریب آل پارٹیز مجلس عمل میں شامل تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کی میٹنگ بلانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

فتنہ قادیانیت، فتنہ یوسف کذاب اور فتنہ گوہر شاہی کا خاتمہ حکومت وقت کا اولین فریضہ ہے

چیچہ وطنی (رپورٹ: حافظ محمد یٰسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد عمر گنو شالہ چیچہ وطنی میں ختم نبوت کے موضوع پر درس دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں جب بھی مسلمانوں نے قادیانیوں کو عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی کوشش کی تو قادیانیوں نے امریکہ اور مغربی دنیا کے ذریعے مسلمانوں کی اس کوشش کو ناکام بنانے کے لئے دباؤ ڈلوایا۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے بعد برطانیہ، مغربی جرمنی، اسپین، فرانس، امریکہ وغیرہ میں مسلسل جھوٹے پروپیگنڈا کا سہارا لے کر قادیانیوں نے سیاسی پناہ حاصل کرکے دنیاوی فوائد اور منافع حاصل کئے، اور پاکستان کے خلاف مغرب میں نفرت پیدا کرنے کے اقدامات کئے۔

مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مزید کہا کہ تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ اس وقت عیسائیت، مرزائیت اور گوہر شاہیت نے گٹھ جوڑ کرلیا ہے تاکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو روکا جائے اور نوجوانوں میں دین سے نفرت پیدا کی جائے۔ اس لئے مرزا طاہر عیسائیوں کی گود میں بیٹھ کر پوری سرگرمی سے شرانگیزیوں میں مصروف ہے۔ مغربی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رہا ہے۔ اور دوسری طرف امریکہ کی کوشش یہ ہے کہ انسانی حقوق کے نام پر مسلمانوں کو ان کی ثقافت سے کنارہ کش کرکے ان کے دل سے ایمان کی روشن شمع بجھائی جائے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہمیشہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان کے بل بوتے پر کامیاب ہوئے ہیں۔ لہٰذا دینی مدارس، مکاتب قرآن و مسلم اسکولز وغیرہ کے ذریعے نئی نسل کی ایسی ایمانی تربیت کی جائے کہ معمولی دنیاوی فوائد ان کے ایمان کو متزلزل نہ کرسکیں اور قادیانیت، عیسائیت، یوسف کذاب، گوہر شاہی فتنہ کے بارے میں مسلمانوں کو اچھی طرح سے آگاہ کیا جائے تاکہ جہاں جہاں یہ فتنے موجود ہیں وہاں کے مسلمان ان سے ہوشیار رہیں کیونکہ اس دور میں ملک وملت کو سب سے بڑا خطرہ لاحق ان فتنوں سے ہے خصوصاً قادیانیوں سے ہے۔ قادیانیت ان مذکورہ فتنوں سمیت مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے محدود وسائل کے باوجود بزرگان دین کی قیادت وامارت میں اس مقدس مشن کی تکمیل کے لئے میدان میں برسرپیکار ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے بعد میں اپنے جماعتی کارکنوں مولانا محمد مقصود خالد، حکیم عبدالشکور، حافظ محمد اصغر عثمانی، مولانا خالد محمود، حکیم منظور احمد، حکیم جمیل احمد، ماسٹر عبدالسلام، قاری محمد طارق، مولانا غلام مرتضیٰ جالپوری اور دیگر ساتھیوں سے ملاقات کی، جماعتی احباب نے یقین دلایا کہ ہم حتی الوسع تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے رہیں گے۔

تو کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات

اعظم چشتی

سمجھا نہیں ہنوز مرا عشق بے ثبات
تو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

جو ذکر زندگی کے فسانے کی جان ہے
وہ تیرا ذکر پاک ہے اے زینتِ حیات

اک خالق جہاں ہے تو اک مالک جہاں
اک جانِ کائنات ہے اک وجہ کائنات

بزمِ حدوث میں ہے مقدم ترا وجود
خالق کے بعد کیوں نہ مکرم ہو تیری ذات

اب تک سجی ہوئی ہے ستاروں کی انجمن
اس انتظار میں کہ پھر آئیں وہ ایک رات

ارشاد مَارَمَیتَ سے ظاہر ہوا یہ راز
ہے کبریا کا ہاتھ رسولؐ خدا کا ہاتھ

اعظمؔ میں ذکرِ شاہِ زمن کیسے چھوڑ دوں
میرے لئے تو ہے یہی سرمایۂ حیات

REGD. NO. SS-160

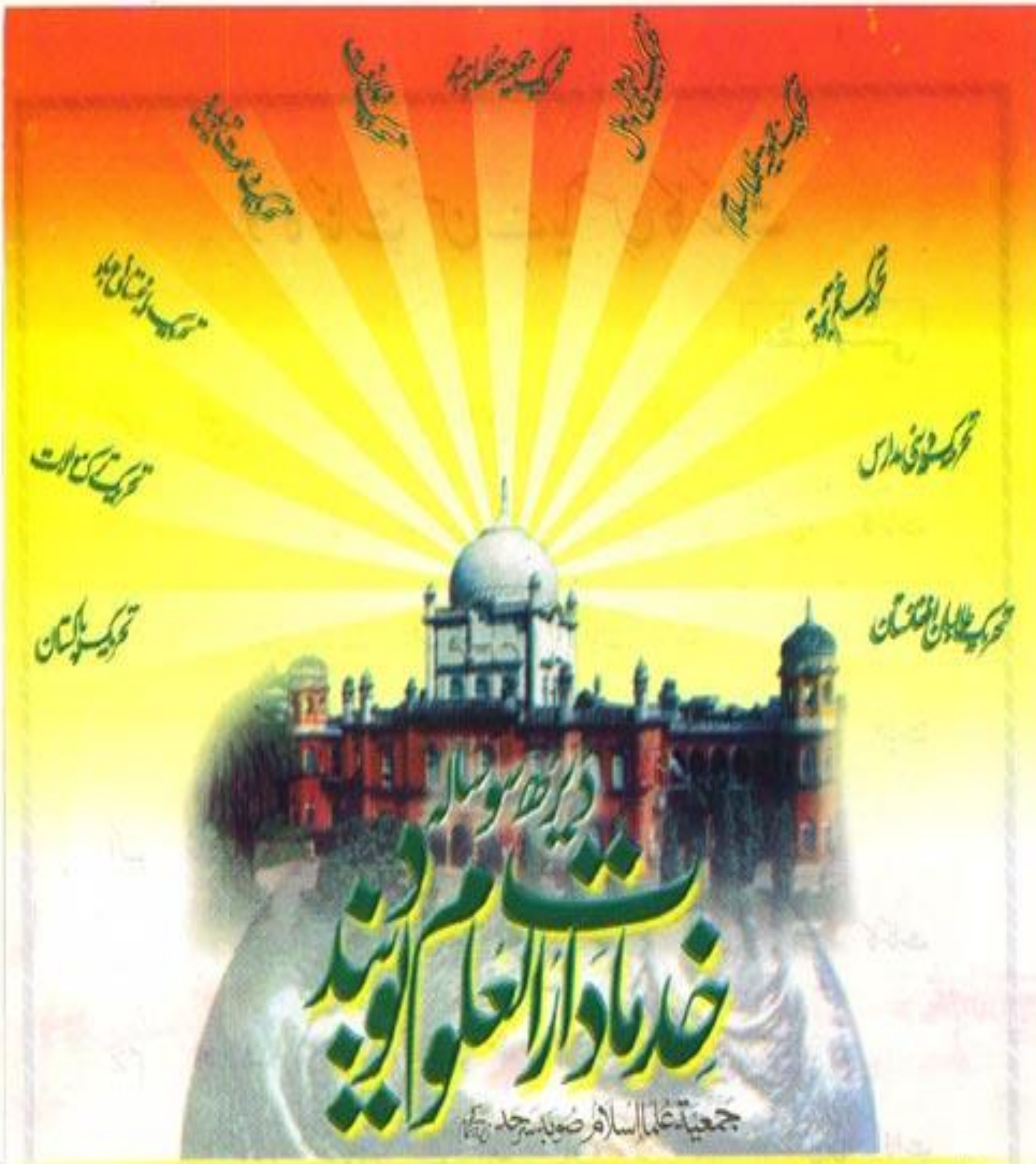

عالمی کانفرنس بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۲ ۹-۱۰-۱۱ اپریل ۲۰۰۱ بمقام پشاور شہر

جس میں جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن کے علاوہ افغانستان، انڈیا اور بنگلہ دیش کے مندوبین شرکت فرمائیں گے۔

برائے رابطہ
ابو معاذ مولانا گل نصیب خان ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

فون رابطہ : ۰۹۳۶-۷۶۱۵۷۱
فون رہائش : ۰۹۳۶-۷۶۱۳۶۸
فون پریس : ۰۹۳۵-۸۲۱۵۲۹

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد